وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے
تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰہُ

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری
پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

اسلامی طرزِ زندگی

تعلیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب برائے فروخت نہیں ہے۔
اشاعت کی عام اجازت ہے۔

ختم نبوت

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (جامع الترمذی: ۲۲۱۹)

"میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مرکز کے اغراض ومقاصد

فقط اللہ کی عبادت	محبت واطاعت مصطفیٰ ﷺ کی	اللہ کی مخلوق کی خدمت
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا ترجمہ۔اور صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ (سورہ النساء-۳۶)	قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ ترجمہ۔اے نبی ﷺ! آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو (آل عمران-۳۱)	اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ ترجمہ۔تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا (ترمذی)

المصطفیٰ ﷺ مرکز کے رہنما اصول

جو کام زیادہ کرنے ہیں

☆ **قرآن وسنت پر عمل اور دعوت**: ترجمہ۔اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا رہے گا اور اللہ سے ڈرتا رہے گا اور پرہیز گاری اختیار کرے گا تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔(النور-۵۲)

☆ **مسلم امہ سے فرقہ پرستی وتعصبات کے خاتمے کی کوشش**: ترجمہ۔تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو۔(آل عمران-۱۰۳)

☆ **فلاح اتحاد امت کی کوشش**: ترجمہ۔تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے بھائی کیلئے وہ پسند نہ کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔(مسلم)

☆ **فکر آخرت**: ترجمہ۔جو آخرت کی کھیتی کا طالب ہے ہم اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے۔(الشوریٰ-۲۰)

جو کام بالکل نہیں کرنے

☆ **شرک**: ترجمہ۔کہہ دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں۔(الرعد-۳۶) ☆ **بدعت**: ترجمہ۔ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔(مسلم)

☆ **ظلم**: ترجمہ۔کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔(بخاری)

☆ **حقوق العباد میں کوتاہی**: ترجمہ۔اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مساکین اور قرابت دار ہمسایہ اور غیر قرابت دار ہمسایہ۔(النساء-۳۶)

جن کا ادب کرنا ہے

☆ **اہل بیت اطہارؓ**: ترجمہ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوست رکھو اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ وہ تم کو نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ کیلئے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لیے۔(ترمذی)

☆ **صحابہ کرامؓ**: ترجمہ۔مہاجر وانصار میں سبقت لے جانے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والے جنہوں نے نیکی میں (ان کی) اتباع کی۔اللہ سب سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔(التوبہ-۱۰۰)

☆ **اولیاء کرام**: ترجمہ۔اللہ کے نیک بندوں میں بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ پوری کر دیتا ہے۔(مسلم)

☆ **علماء کرام**: ترجمہ۔علماء انبیاء کے وارث ہیں۔(ابوداؤد)

بہترین بات اللہ کی کتاب (قرآن) اور بہترین طریقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔(بخاری:7277)

فہرست

اسلامی طرزِ زندگی	
ولادت	13
اولاد کو ضائع مت کریں	13
اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک	13
شیطان کا چھونا	14
اُولاد کے حقوق	14
پیدائش پر خوشی	14
بیٹا اور بیٹی دونوں اللہ کی عطا ہیں	15
بیٹیاں جنت کا ٹکٹ	15
کان میں اذان دینا	16
کسی نیک آدمی سے تحنیک (گھٹّی) کرانا	16
بچے کو دودھ پلانا	17
اچھا نام رکھنا	18
عقیقہ کرنا	20
ختنہ کرانا	21
اللہ کے نام یاد کرانا	21
نماز کا حکم کرنا	22
بچوں کو سلام کرنا	23
گھر والوں کی ذمہ داری	23
اولاد کی اچھی تربیت کرنا	24

تربیت کا انداز	24
اولاد سے محبت	26
اولاد میں برابری کرنا	27
آزمائش	27
ذخیرہ آخرت	27
جھولا جھولنا	28
گڑیوں سے کھیلنا	28
یتیم کی کفالت	28
غلط نسبت نہ جوڑیں	29
فیشن کی مذمت	29
مشابہت	29
داڑھی اور مونچھیں	30
ناخن، بال کاٹنے کی مدت	30
جوانی	30
لباس	31
پگڑی پہننا	33
ٹخنوں سے نیچے شلوار نہ رکھیں	33
خضاب لگانا	34
بڑھاپے کی سفیدی	35
خوشبو لگانا	35
سرمہ ڈالنا	36
جوتے پہننا	36
انگوٹھی پہننا	37
نکاح	37

نکاح سے محبت پیدا ہوتی ہے	39
حیاء اور پاکدامنی	40
آدھا دین محفوظ	40
نکاح کے لیے عورت کی رضامندی ضروری ہے	41
رشتہ کرنے میں اخلاق اور دین داری مقدم رکھیں	41
عورت کا انتخاب	41
شادی سے پہلے ایک نظر	43
ازدواجی تعلقات	43
ولیمہ کرنا	44
بیوی کے حقوق	45
حق مہر	45
اہل وعیال پر خرچ کرنا	46
حسن معاشرت	47
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت	47
بہترین آدمی	48
کامل ایمان والے لوگ	49
عفو وکرم	49
خوش طبعی	49
پیار و محبت	50
نرم مزاجی	50
حسنِ ظن	50
بیوی کی خوشنودی	51
بیویوں میں برابری	51
بیوی کی دینی تعلیم و تربیت کرنا	51

بیوی کا خاوند کے مال سے خرچ کرنا	52
مار نہیں پیار	53
غیر فطرتی فعل	53
قید نہ کرو	54
خاوند کے حقوق	54
مرد کی حاکمیت	54
خاوند کی اطاعت	54
نفلوں میں خاوند کی اجازت	55
نیک بیوی	56
بہترین مال	56
بہترین عورت	56
عورت کا فتنہ	57
اخلاق حسنہ	57
سچ بولنا	58
بھائی چارہ	58
والدین سے حسنِ سلوک	59
صلہ رحمی	61
انسانیت کے ساتھ رحم	62
تعاون	63
مہمان نوازی	63
پاکیزہ زندگی	64
رحمٰن کے مخلص بندوں کی صفات	64
مسلمان کے مسلمان پر حقوق	65
پڑوسیوں کے حقوق	65

ماتحتوں سے اچھا سلوک کریں	66
لوگوں کا شکریہ	67
دعوت میں شرکت کی اجازت	67
ممنوع اشیاء	68
زمانے کو برا بھلا نہ کہیں	68
جمائی کو روکیں	68
موسیقی سے دور رہیں	69
کبوتر بازی	69
چوسر کھیلنا	70
ناراضگی	70
گناہ پر پردہ ڈالنا	70
بخل کی مذمت	71
قسم اٹھانا	71
غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھیں	72
عورتیں راستہ کے درمیان میں نہ چلیں	72
پانی اور قدرتی گھاس لینے سے نہ روکیں	73
بیری کا درخت نہ کاٹیں	73
کنکریاں نہ پھینکیں	73
چار جانوروں کو نہ ماریں	74
چھپکلی اور سانپ کو مارنا	74
سونے کے وقت گھر میں آگ جلتی نہ چھوڑیں	74
امت محمدیہ سے خارج	75
کبیرہ گناہ	77
شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا	77

اولاد کو قتل کرنا	77
ناحق قتل کرنا	78
والدین کو گالی دینا	78
جھوٹ بولنا	78
اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا	79
آنحضرت ﷺ پر جھوٹ بولنا	80
جھوٹی گواہی دینا	80
جھوٹی قسم کھانا	80
خیانت کرنا	81
ریاکاری	81
حق کا چھپانا	82
تقدیر کا جھٹلانا	82
نفاق	83
چغل خوری	83
غیبت	84
حسد کرنا	85
تکبّر کرنا	86
ظلم کرنا	87
یتیم کا مال کھانا	87
حرام اور ناجائز طریقے سے مال کھانا	88
نماز چھوڑنا	88
زکوٰۃ نہ ادا کرنا	88
مسلمان کو تکلیف پہنچانا	89
پڑوسیوں کو اذیت پہنچانا	90

ولی اللہ کو تکلیف پہنچانا	90
رشتہ داری قطع کرنا	90
گالی دینا	91
صحابی کو گالی دینا	91
مومن کو لعن طعن کرنا	91
لڑائی جھگڑا	92
لڑائی جھگڑے کے اسباب	93
آبرو ریزی	93
سود کھانا	94
شراب پینا، جوا کھیلنا	95
تصویر	95
زنا اور اس کی حد	96
لواطت (بدفعلی)	97
پاکدامنہ پر تہمت لگانا	97
چوری کرنا	98
ڈاکہ ڈالنا	98
سرکشی کرنا	99
خودکشی کرنا	99
رشوت	100
ملاوٹ کرنا	100
ناپ تول میں کمی کرنا	100
مکر وفریب	101
وعدہ خلافی	101
احسان جتلانا	101

جاسوسی کرنا	101
نجومی کے پاس جانا	102
مردوں کا ریشم اور سونا پہننا	102
دیوث	102
جماعت چھوڑنا	103
ماتم کرنا اور نوحہ پڑھنا	104
اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے مبغوض لوگ	104
لعنت خداوندی کے مستحق لوگ	104
فضول باتوں سے گریز	109
انتظار نہ کرو	109
صبح کا وقت	109
دھوکہ نہ کھائیں	110
اعمال میں ہیشگی	110
جنت میں لے جانے والے اعمال	110
نماز کے فضائل	114
روزے کے فضائل	117
قابل رشک چیزیں	118
اللہ کا ذکر	118
سلام کرنے کے آداب	119
اہل کتاب کو سلام کرنے کا طریقہ	123
مصافحہ کرنا	123
مجلس کے آداب	124
گفتگو کے آداب	125
چھینک کے آداب	126

کھانے پینے کے آداب	127
دستر خوان بچھانا	127
بسم اللہ پڑھنا	127
دائیں ہاتھ سے کھانا	128
تین انگلیوں سے کھانا	128
برکت کھانے کے درمیان میں	129
گرا لقمہ اٹھانا	129
مکھی کا گرنا	129
ٹیک نہ لگانا	130
منہ کے بل لیٹ کر کھانا	130
اکڑوں بیٹھنا	130
بائیں ہاتھ سے نہ کھانا پینا	131
کھڑے ہو کر نہ کھانا پینا	131
آب زمزم کو کھڑے ہو کر پینا	131
تین سانس میں پینا	132
برتن میں سانس نہ لینا	132
مل جل کر کھانا	132
دائیں طرف سے ابتدا	133
تقسیم کرنے والا آخر میں پیئے	133
خادم کو کھانے میں شریک کرنا	133
ایک کا کھانا دو کو کافی ہے	134
دعوتِ طعام	134
فخریہ کھانا	134
ٹوٹا ہوا برتن	134

سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا	135
سالن بنانے میں پڑوسی کا خیال رکھنا	135
زیادہ کھانا	136
بھوک سے پناہ	136
مومن اور کافر کا کھانا	136
کھانے میں عیب نہ نکالیں	136
دو چیزیں ملا کر کھانا	137
پسندیدہ کھانے	137
ثرید	138
زیتون	138
سرکہ	138
پسندیدہ مشروب	138
موسم کا پہلا پھل	139
گندگی کھانے والے جانور کا دودھ	139
گدھے کا گوشت	139
درندے اور پرندے کا گوشت	140
بدبودار چیزیں	140
کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹنا	140
کھانے کے بعد کی دعا	140
کھانے کے بعد ہاتھ دھونا	141
سونے اور جاگنے کے آداب	141
بچوں پر پابندی	141
صبح شام کی دعا	142
باوضو سونا	142

سونے کا طریقہ	143
سونے اور بیدار ہونے کی دعا	143
سوتے وقت سرمہ لگانا	144
بستر جھاڑنا	144
پیٹ کے بل نہ لیٹنا	144
قصہ گوئی نہ کریں	145
دن کو کام رات کو آرام	145
بیت الخلاء جانے کے آداب	146
معاملات	147
سود	147
میانہ روی	147
ہاتھ کی کمائی	147
قبضہ سے پہلے فروخت	147
معاملے پر معاملہ	148
عیب دار چیز کی فروخت	148
کھیتی باڑی	148
متفرق مسنون اعمال	151
دائمی سنتیں	151
سات اہم چیزیں	151
سفر کے لیے جمعرات کو نکلنا	152
ارادہ	152
ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ	152
مالداری	153
مفلس آدمی	153

میدانِ محشر میں سوال	154
اولیاء سے محبت	154
دوستی	154
ماتحتوں سے اخلاق	155
غصہ کو دبانا	156
مریض کی عیادت	157
موت	159
تغسیل وتکفین	160
جنازہ میں جلدی	161
نماز جنازہ	161
صبر کا بدلہ	163
قبر کیسی ہو؟	164
میت پر سوگ	165
وراثت	165
وارث کے لیے وصیت نہیں ہے	167
مسلمان اور کافر کے درمیان وراثت	167
دعوتِ فکر	168
پیارے مسلمان بھائیو!	168

اسلامی طرزِ زندگی

ولادت

اولاد کو ضائع مت کریں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (الانعام:۱۴۰)

''تحقیق خسارے میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت اور نادانی کی بنا پر قتل کیا۔''

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا﴾ (الاسراء:۳۱)

''اور اپنی اولاد کو تنگدستی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی، بیشک ان کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے۔''

(أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهٖ: تَعَالَوْا! بَايِعُوْنِي عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهٗ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ.) (بخاری:1126/2)

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اردگرد صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آؤ اور میرے ہاتھ پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور نہ چوری کرنا، نہ زنا کرنا، نہ اپنی اولاد کو قتل کرنا، نہ کوئی ایسا بہتان باندھنا جو تم اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان افتراء کرو اور نہ کسی اچھی بات میں میری نافرمانی کرنا۔''

اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک

﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا.﴾ (الفرقان:74)

''اور وہ (رحمٰن کے بندے) جو (خدا سے) دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔''

شیطان کا چھونا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ﴾)

(صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1632)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی آدم میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے چھوتا ہے، پس وہ چیخ کر آواز بلند کرتا ہے شیطان کے چھونے کی وجہ سے، مگر مریم اور ان کے لڑکے (پر شیطان کا یہ اثر نہیں ہو سکا)۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اور اگر تم چاہو تو (قرآن کی یہ آیت) پڑھو:

﴿وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴾ (آل عمران: 36)

''کہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔''

اولاد کے حقوق

پیدائش پر خوشی

بچے کی ولادت پر خوشی کرے، خواہ لڑکا ہو یا لڑکی، صرف لڑکے کی ولادت پر خوشی کا اظہار اور لڑکی کی پیدائش پر ماتھے پر سیاہی، یہ کافروں کا طریقہ ہے۔

﴿وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ ۝۵۸ یَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝۵۹﴾۔ (النحل: 59،58)

''اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی جاتی ہے تو (مارے رنج کے) اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غصہ سے بھر جاتا ہے۔ (اور) جس چیز کی اسے خبر دی گئی ہے اس کی عار سے وہ لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے) کہ آیا اس (مولود) کو ذلت کے ساتھ لیے رہے یا اسے مٹی میں دبا دے۔ دیکھو تو، (اللہ کے بارے میں) یہ کیسا برا حکم لگاتے ہیں۔''

بیٹا اور بیٹی دونوں اللہ کی عطا ہیں

﴿يَهَبُ لِمَنْ يَشَآءُ إِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَشَآءُ الذُّكُورَ ۝٤٩ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّإِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَآءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝٥٠﴾ (الشوریٰ:50،49)

''وہ (اللہ تعالیٰ) جسے چاہتا ہے (نری) لڑکیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے (نرے) لڑکے عنایت کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں (ملا جلا کر) دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ وہ (سب کچھ) جاننے والا (اور) قدرت والا ہے۔''

بیٹیاں جنت کا ٹکٹ

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ.) (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 2000)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو بچیوں کی پرورش کی، میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح داخل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا۔''

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ.) (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1998)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا، پھر اس نے ان پر صبر کیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے پردہ ہوں گی۔''

کان میں اذان دینا

(عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الحَسَنِ بنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ.) (سنن ترمذی، حدیث:1570)

''حضرت عبیداللہ بن ابی رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت حسن بن علی کے کان میں اذان دی جب حضرت فاطمہ کے ہاں ان کی ولادت ہوئی۔''

کسی نیک آدمی سے تحنیک (گھٹی) کرانا

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيهِ فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.) (صحیح بخاری:1143/2)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سب سے پہلا بچہ جو اسلام میں (ہجرت کے بعد) پیدا ہوا وہ عبداللہ بن زبیر ہے، اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے، آپ ﷺ نے ایک کھجور لے کر چبائی، پھر ان کے منہ میں ڈال دی۔ ان کے پیٹ میں سب سے پہلے جانے والی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک ہے۔''

(عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى.)

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور سے اس کی تحنیک (کھجور چبا کر تالو میں لگانے کو تحنیک کہتے ہیں) کی۔ اس کے حق میں برکت کی دعا کی، پھر مجھے دے دیا۔ اور وہ لڑکا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔'' (صحیح بخاری: جلد سوم:445)

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ

عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ.) (صحیح مسلم:1/662)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں لوگ اپنے بچوں کو لاتے تھے اور نبی ﷺ اُن کے لیے دعا فرماتے اور ان کو گھٹی دیتے تھے۔''

بچے کو دودھ پلانا

﴿وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۤ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ (البقرہ:233)

''اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں، یہ اس کے لیے ہے جو دودھ کی مدت کو پورا کرنا چاہے، اور باپ پر دودھ پلانے والیوں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق ہے، کسی کو تکلیف نہ دی جائے مگر اسی قدر کہ اس کی طاقت ہو، نہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف دی جائے اور نہ باپ ہی کو اس کی اولاد کی وجہ سے، اور وارث پر بھی ویسا ہی نان نفقہ ہے، پھر اگر دونوں اپنی رضا مندی اور مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے اور اگر کسی اور سے اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو اس میں بھی تم پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ تم دے دو جو دستور کے مطابق تم نے دینا ٹھہرایا ہے، اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ اسے جو تم کرتے ہو خوب دیکھتا ہے۔''

﴿حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾۔(الاحقاف:15)

''اسے اس کی ماں نے تکلیف سے اٹھائے رکھا اور اسے تکلیف سے جنا اور اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینے ہیں۔''

اچھا نام رکھنا

(عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَحَسِّنُوا أَسْمَاءَكُمْ.) (صحیح ابن حبان، حدیث:۵۸۱۸)

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم کو تمہارے ناموں اور تمہارے باپ دادا کے نام کے ذریعے بلایا جائے گا اس لیے تم اچھے نام رکھو۔''

(عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ.) (ابوداؤد، حدیث:4918)

''حضرت ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کے نام پر نام رکھا کرو، اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں، سب سے سچے نام حارث اور ہمام ہیں، اور سب سے بدترین نام حرب اور مرہ ہیں۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي.) (صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 113)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا نام رکھ لو، مگر میری کنیت (جو ابوالقاسم ہے) نہ رکھو۔''

(عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟" فَقُلْتُ: حَرْبًا، فَقَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ، فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَّيْنَاهُ حَرْبًا، فَأَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "ائْتُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟" فَقُلْتُ: حَرْبًا، فَقَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ، فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟" فَقُلْتُ: حَرْبًا، فَقَالَ: بَلْ هُوَ

مُحَسِّنٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي سَمَّيْتُهُمْ بِأَسْمَاءِ وَلَدِ هَارُونَ شَبَرَ وَشُبَيْرَ وَمُشَبِّرَ.''

(مسند احمد: جلد اول: حدیث نمبر 730)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حسن کی پیدائش ہوئی تو میں نے اس کا نام حرب رکھا۔ نبی ﷺ کو بچے کی پیدائش کی خبر معلوم ہوئی تو تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے میرا بیٹا تو دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: حرب۔ فرمایا: نہیں، اس کا نام حسن ہے۔ پھر جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھ دیا۔ اس موقع پر بھی نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے میرا بیٹا تو دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے پھر عرض کیا: حرب۔ فرمایا: نہیں، اس کا نام حسین ہے۔ تیسرے بیٹے کی پیدائش پر بھی اسی طرح ہوا، اور نبی ﷺ نے اس کا نام بدل کر محسن رکھ دیا۔ پھر فرمایا کہ میں نے ان بچوں کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بچوں کے نام پر رکھے ہیں، جن کے نام شبر، شبیر اور مشبر تھے۔''

(عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا.) (صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1103)

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے لڑکے کا نام رباح، یسار، افلح اور نافع نہ رکھو۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَقِيلَ: تُزَكِّي نَفْسَهَا، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ.) (صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1110)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زینب کا نام برّہ تھا، تو کہا گیا کہ وہ اپنے نفس کی پاکیزگی ظاہر کرتی ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ، لَا مَلِكَ إِلَّا اللهُ.)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن

اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض اور بدترین آدمی وہ ہوگا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہوگا، اللہ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔''

(مسلم: جلدسوم: حدیث نمبر 1114)

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیَّرَ اسْمَ عَاصِیَۃَ وَقَالَ: أَنْتِ جَمِیلَۃٌ.)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کا نام تبدیل کر دیا اور فرمایا: تو جمیلہ ہے۔''

(صحیح مسلم: جلدسوم: حدیث نمبر 1107)

عقیقہ کرنا

(سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: مَعَ الْغُلَامِ عَقِیقَۃٌ، فَأَھْرِیقُوا عَنْہُ دَمًا، وَأَمِیطُوا عَنْہُ الْأَذٰی.) (صحیح بخاری، حدیث:5300)

''سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بچے کا عقیقہ کرنا ضروری ہے، اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے تکلیف دور کرو۔''

(عَنْ أُمِّ کُرْزٍ الْکَعْبِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ.) (سنن ابی داؤد، جلد دوم، حدیث نمبر 1068)

''حضرت اُم کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں برابر کی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔''

(عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: کُلُّ غُلَامٍ رَھِینَۃٌ بِعَقِیقَتِہٖ تُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ سَابِعِہٖ وَیُحْلَقُ وَیُسَمّٰی.)

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ہر لڑکا اپنے عقیقہ کے

بدلہ میں گروی رکھا ہوا ہے، (لہٰذا) اس کی طرف سے ساتویں دن قربانی کی جائے، اس کا سر مونڈ ھا جائے اوراس کا نام رکھا جائے۔''

(سنن ابی داؤد، جلد دوم، حدیث نمبر:1072)

(عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا، فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ.)

''ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے یہاں لڑکا پیدا ہوتا تو وہ ایک بکری ذبح کرتا اور بچہ کے سر پر بکری کا خون لگاتا، پھر جب اللہ نے ہمیں اسلام سے مشرف فرمایا تو ہم بکری ذبح کرتے اور بچہ کا سر مونڈ ھتے اوراس کے سر پر زعفران ملتے۔''

(سنن ابی داؤد، جلد دوم، حدیث نمبر: 1077)

ختنہ کرانا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: اَلْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ.)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں فطری ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بالوں کا مونڈ ھنا، بغلوں کے بال اُکھاڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھوں کا کتروانا۔''

(صحیح مسلم، جلد اول، حدیث نمبر: 597)

اللہ کے نام یاد کرانا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جو شخص ان کو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 9)

نماز کا حکم کرنا

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○﴾

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں (بیوی اور اولاد) کو دوزخ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر فرشتے سخت دل قوی ہیکل مقرر ہیں وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انہیں حکم دے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔'' (التحریم:6)

﴿وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَا ؕ لَا نَسْــٴَـلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ○﴾ (طٰهٰ: 132)

''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور خود بھی اس پر قائم رہ، ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، ہم تجھے روزی دیتے ہیں اور پرہیز گاری کا انجام اچھا ہے۔''

(عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.) (سنن ابی داؤد، جلد اول، حدیث نمبر: 492)

''عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہو جائیں، اور جب دس برس کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو، اور ان کے بستر بھی الگ کر دو (بستر الگ کرنے کا حکم نماز نہ پڑھنے پر سزا کے طور پر نہیں ہے، بلکہ یہ ایک مستقل حکم ہے)۔''

قرآن کی تعلیم دینا

(قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث نمبر: 28)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت میں دس برس کا تھا

اور محکم سورتیں پڑھ چکا تھا۔''

بچوں کو سلام کرنا

(حَدَّثَ ثَابِتٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث نمبر: 1168)

''ثابت نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھوں نے ان بچوں کو سلام کیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث روایت کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے، آپ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔''

گھر والوں کی ذمہ داری

(إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.) (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث نمبر: 859)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ امام (خلیفہ) حاکم ہے، اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھ ہوگی۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ مرد اپنے گھر کا حاکم ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ خادم اپنے مالک کے مال میں نگران ہے، اس سے اپنی رعیت کی باز پرس ہوگی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنے باپ

کے مال میں صاحب اختیار ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ غرض تم میں سے ہر شخص ایک طرح کا حاکم ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔''

اولاد کی اچھی تربیت کرنا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَثَلِ الْبَهِيمَةِ تُنْتِجُ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَرَى فِيهَا جَدْعَاءَ.) (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث نمبر: 1323)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اس کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں، جیسے جانور چار پاؤں والا، وہ ہمیشہ سالم جانور جنتا ہے، کسی کو تم دیکھتے ہو کان کٹا ہوا پیدا ہوا ہو۔''

تربیت کا انداز

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كِخْ كِخْ، أَمَا تَعْرِفُ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟)

(صحیح مسلم، جلد اول، حدیث نمبر: 2466)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجور میں سے ایک کھجور کو لے کر اپنے منہ میں ڈال لیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، تھوکو، تھوکو، تاکہ وہ اسے پھینک دیں، پھر فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے؟''

(عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ، قَالَ: لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ، وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا، فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ، وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ، فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ

سَخَطُ اللّٰہِ وَاِیَّاکَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ ھَلَکَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِیْھِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْھُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَاَخِفْھُمْ فِی اللّٰہِ.)

(مشکوٰۃ، جلد اول، حدیث 56)

''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی، چنانچہ فرمایا: (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہیں جان سے مار ڈالا جائے اور جلا دیا جائے (۲) اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرو اگرچہ وہ تمہیں اپنے اہل اور مال چھوڑ دینے کا حکم دیں (۳) جان بوجھ کر کوئی فرض نماز نہ چھوڑو کیونکہ جو آدمی عمداً نماز چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بری الذمہ ہو جاتے ہیں (٤) شراب مت پیو کیونکہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے (٥) اللہ کی نافرمانی اور گناہ سے بچو کیونکہ نافرمانی کرنے سے اللہ کا غصہ اتر آتا ہے۔ (٦) جہاد میں دشمنوں کو ہرگز پیٹھ نہ دکھلاؤ اگرچہ تمہارے ساتھ کے تمام لوگ ہلاک ہو جائیں۔ (٧) جب لوگوں میں موت (وباء کی صورت میں) پھیل جائے اور تم ان میں موجود ہو تو ثابت قدم رہو یعنی ان کے درمیان سے بھاگو مت (٨) اپنے اہل وعیال پر اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرتے رہو۔ (٩) تادیباً اپنا ڈنڈا اُن سے نہ ہٹاؤ (١٠) اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں انہیں ڈراتے رہو۔ (یعنی اہل وعیال میں سے کسی کو سزا یا تادیباً کچھ مارنا پیٹنا ضروری ہو تو اس سے پہلو تہی نہ کرو)۔''

(عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَھُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ: كُلْ مِمَّا يَلِيكَ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث نمبر: 357)

''عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ (جو اُم سلمہ زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے تھے) روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا تو میں پیالے کے چاروں طرف سے کھانے لگا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے آگے سے کھا۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہُ قَالَ: دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا، فَقَالَتْ: ھَا تَعَالَ أُعْطِيكَ، فَقَالَ لَھَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ:

وَمَا أَرَدْتِّ أَنْ تُعْطِيَهُ؟ قَالَتْ: أُعْطِيهِ تَمْرًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّکَ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْکِ كِذْبَةٌ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث نمبر: 1582)

''حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میری والدہ نے مجھے بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے کہ میری والدہ نے کہا کہ اے ادھر آ، میں تجھے چیز دوں گی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تو نے کیا چیز دینے کا ارادہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگیں کہ میں اسے کھجور دوں گی۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ بہرحال اگر تو اسے کچھ نہ دیتی تو تیرے اوپر ایک جھوٹ لکھا جاتا۔''

اولاد سے محبت

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ. . . . . . فَقَالَ: إِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً، مَا قَبَّلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.) (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث نمبر: 1995)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اَقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا۔ پس اقرع نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَآءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ أَمْلِکُ لَکَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَةَ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث نمبر: 956)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک اَعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، ہم تو بوسہ نہیں دیتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں سے رحمت کو کھینچ لیا ہے تو میں اس میں کیا کر سکتا ہوں؟''

اولاد میں برابری کرنا

(عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا، فَقَالَ: أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْهُ.)

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اپنی تمام اولاد کو اتنا ہی دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کو واپس لے لے۔'' (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث نمبر: 2479)

آزمائش

﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○﴾

''اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد (تمہارے لیے سامان) آزمائش ہیں۔ اور (یہ بھی نہ بھولو کہ) بڑا اجر اللہ ہی کے پاس ہے۔'' (الانفال: 28)

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○﴾ (المنافقون: 9)

''اے ایمان والو! تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو کوئی ایسا کرے گا سو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔''

ذخیرہ آخرت

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو تین اعمال کے علاوہ تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں: صدقہ جاریہ، یا وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے، یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔'' (مسلم: 2/ 1730)

جھولا جھولنا

(قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ! إِنِّي لَعَلٰى أُرْجُوحَةٍ بَيْنَ عَذْقَيْنِ، فَجَاءَتْنِي أُمِّي، فَأَنْزَلَتْنِي، وَلِي جُمَيْمَةٌ.)

(سنن ابی داؤد، حدیث: 4937)

''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم مدینہ آئے اور بنی حارث بن الخزرج کے قبیلہ میں پڑاؤ کیا۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم! میں دو کھجوروں کے درمیان جھولے پر بیٹھی تھی کہ میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے جھولے سے اتارا اور میرے سر کے بال چھوٹے چھوٹے تھے۔''

گڑیوں سے کھیلنا

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ، فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي الْجَوَارِي، فَإِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ، وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ.)

(سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث نمبر: 1524)

''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی، بعض اوقات رسول اللہ ﷺ میرے پاس آتے اور میرے پاس لڑکیاں بیٹھی ہوتی تھیں۔ جب آپ داخل ہوتے تو وہ لڑکیاں نکل جاتیں اور جب آپ تشریف لے جاتے تو وہ داخل ہو جاتیں۔''

یتیم کی کفالت

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝﴾ (النساء: 10)

''بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور عنقریب آگ میں داخل ہوں گے۔''

(عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ، وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ، يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى.)

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور پھر دونوں انگلیوں سے اشارہ فرمایا، یعنی شہادت اور بیچ والی انگلی۔'' (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث: 2002)

غلط نسبت نہ جوڑیں

(قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ.)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی نسبت غیر باپ کی طرف کرے اور وہ جانتا ہے کہ یہ میرا باپ نہیں، اس پر جنت حرام ہے۔'' (صحیح بخاری: 2/1519)

فیشن کی مذمت

(عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَعَنَ اللهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.) (سنن نسائی، حدیث: 1416)

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت رسول کریم ﷺ سے، آپ ﷺ لعنت فرماتے تھے بال اکھیڑنے والیوں پر اور گدوانے والی عورتوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر جو کہ خداوند قدوس کی مخلوق کی ہوئی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

مشابہت

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 849)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی سی صورت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر (بھی) لعنت کی جو مردوں کی سی صورت اختیار کرتی ہیں۔''

داڑھی اور مونچھیں

(عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحيه.) (صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 601)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں مونچھوں کو جڑ سے کاٹنے اور داڑھی کو بڑھانے کا حکم دیا ہے۔''

ناخن، بال کاٹنے کی مدت

(عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْإِبِطِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.) (صحیح مسلم، جلد اول، حدیث نمبر: 599)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے لیے مونچھیں کتروانے، ناخن کاٹنے، بغلوں کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے میں مدت مقرر کی گئی ہے کہ ہم چالیس دن (یہ زیادہ سے زیادہ مدت ہے ورنہ ہر ہفتہ) سے زیادہ نہ چھوڑیں۔''

جوانی

(عَنِ اَبِی بَرزَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَومَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِہٖ فِيمَ أَفنَاہُ؟ وَعَنْ عِلمِہٖ فِيمَ فَعَلَ فِيهِ؟ وَعَنْ مَالِہٖ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَہُ؟ وَفِيمَ أَنْفَقَہُ؟ وَعَنْ جِسمِہٖ فِيمَ أَبلَاہُ؟)) (الترمذي، حديث: 2417)

''حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روز محشر انسان کے قدم اس وقت تک (اپنی جگہ سے) حرکت نہیں کریں گے یہاں تک کہ (پانچ چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے:)1۔ عمر کہاں فنا کی۔ 2۔ اپنے علم پر کتنا عمل کیا۔ 3،4۔ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ 5۔ اپنے جسم کو کہاں استعمال کیا۔''

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُہُ: "اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هِرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاءَكَ قَبْلَ

فَقْرِکَ، وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ، وَحَیَاتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ.) (مستدرک حاکم، حدیث: 7846)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: " پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: 1۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔ 2۔ صحت کو بیماری سے پہلے۔ 3۔ غنیٰ کو فقر سے پہلے۔ 3۔ فارغ وقت کو مصروفیت سے پہلے۔ 5۔ اور زندگی کو موت سے پہلے۔

لباس

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾﴾ (الاعراف:26)

''اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لیے (ایسا) لباس نازل کیا ہے جو تمہاری ستر پوشی کرے اور (موجب) زینت (بھی ہو) اور تقویٰ کا لباس (اس سے بھی) بہتر ہے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ.) (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث نمبر: 1838)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کرتہ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتدا فرماتے تھے۔''

(عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ.) (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث نمبر: 1835)

''حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو لباسوں میں قمیص سب سے زیادہ پسند تھی۔''

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.)

''ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے کپڑوں

میں سے سفید پہنا کرو، کیونکہ وہ تمہارے کپڑوں میں بہتر ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔
(سنن ابوداؤد، جلد سوم، حدیث نمبر:488)

(عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً، ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ کَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُکَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.)

”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے، مثلاً عمامہ یا قمیص یا تہبند، پھر فرماتے: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے، لہٰذا میں تجھ ہی سے اس کی بھلائی اور جس بھلائی کے لیے یہ بنایا گیا ہے، کا طلبگار ہوں، اور اس کے شر جس شر کے لیے یہ بنایا گیا ہے، اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“
(جامع ترمذی، جلد اول، حدیث نمبر:1840)

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث نمبر:928)

”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی (مرد) دنیا میں ریشمی کپڑے پہنے گا وہ آخرت میں ریشمی کپڑا نہیں پہن سکے گا۔“

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ، يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا.) (صحيح مسلم، جلد سوم، حديث نمبر: 1085)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے نہیں دیکھا، ایک قسم تو ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں، اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں، وہ سیدھے راستے سے بہکانے والی اور خود بھی بھٹکی ہوئی ہیں، ان عورتوں کے سر

بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں، وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پاسکیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے محسوس کی جاسکتی ہے۔''

پگڑی پہننا

(عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.) (سنن ابی داؤد، حدیث:4076)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر پر کالا عمامہ بندھا ہوا تھا۔''

ٹخنوں سے نیچی شلوار نہ رکھیں

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث نمبر:752)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو حصہ اِزار بندھ کا ٹخنوں سے نیچے ہوا وہ دوزخ میں ہوگا۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث نمبر:753)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر نہیں کرے گا جو اپنا اِزار غرور کی وجہ سے گھسیٹ کر چلے۔''

(عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ. قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا، مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ.) (صحیح مسلم، جلد اول:293)

''حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ جن

سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا، نہ انہیں گناہوں سے پاک و صاف کرے گا (معاف کرے گا) اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین بار یہ فرمایا، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ لوگ تو سخت نقصان اور خسارے میں ہوں گے، یہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا اور دے کر احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والا۔"

خضاب لگانا

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی جو کہ سیاہ خضاب لگایا کریں گے مثل کبوتروں کے سینوں کے، وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھیں گے۔" (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث نمبر: 820)

(عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث: 1011)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ والے سال یا فتح مکہ کے دن لائے گئے یا خود آپ ﷺ کی خدمت میں آئے، ان کے سر اور داڑھی شغام یا ثغامہ گھاس کی طرح سفید تھی، آپ ﷺ نے ان کی عورتوں کو حکم فرمایا کہ بالوں کی سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو۔"

(عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ هٰذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ.) (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث نمبر: 1824)

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑھاپے کو تبدیل کرنے کی بہترین چیز مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔

بڑھاپے کی سفیدی

(عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ: إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ.) (جامع ترمذی، جلد دوم، حدیث نمبر: 740)

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سفید بال نکالنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ مسلمان کا نور ہیں۔''

(عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ قَالَ عَنْ سُفْيَانَ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث نمبر: 810)

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سفید بالوں کو مت اکھاڑو، کوئی مسلمان ایسا نہیں جو حالت اسلام میں بوڑھا ہو جائے، مگر یہ کہ اس کے سفید بال قیامت کے دن اس کے لیے نور بن جائیں گے۔

خوشبو لگانا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ.) (جامع ترمذی، جلد دوم، حدیث: 703)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو زیادہ اور رنگت ہلکی ہو، اور عورتوں کے لیے وہ خوشبو ہے جس کی رنگت تیز اور خوشبو کم ہو۔''

(عَنِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ.) (سنن نسائی، جلد سوم، حدیث: 1435)

''حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو

خاتون عطر (یا خوشبو) لگائے اور پھر وہ لوگوں کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ زانیہ ہے (یعنی اس کی اس حرکت کا گناہ گناہ کبیرہ اور زنا کی طرح ہے کیونکہ اس نے غیر مردوں کو اپنی طرف متوجہ کیا)۔

سرمہ ڈالنا

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ. وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ.) (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث:1829)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِثمد سرمہ لگایا کرو، یہ آنکھوں کی روشنی بڑھاتا ہے اور پلکوں کے بال اُگاتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ ﷺ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ، تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔''

جوتے پہننا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِيَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ.)

(صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:820)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جوتی پہنے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں سے اتارے تاکہ دایاں پاؤں پہننے میں اول ہو اور اتارنے میں آخر ہو۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:821)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایک

جوتی پہن کر نہ چلے، یا تو دونوں اُتار لے یا دونوں پہن لے۔''

(قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ.)

(صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 822)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی جوتیوں میں دو تسمے تھے۔''

انگوٹھی پہننا

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ، فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمٰى بِهِ، وَقَالَ: لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الْفِضَّةِ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث نمبر: 831)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی یا چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی میں رکھا، اس میں ''محمد رسول اللہ'' کنندہ تھا، لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھی بنوائی، جب آپ ﷺ نے لوگوں کو دیکھا تو آپ ﷺ نے اس کو پھینک دیا، اور فرمایا کہ میں اس کو نہیں پہنوں گا، پھر چاندی کی انگوٹھی بنوائی، تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں پہننا شروع کر دیں۔''

نکاح

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝﴾ (المعارج: ۲۹۔۳۰)

''اور جو اپنی شرمگاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں اور ان باندیوں کے جو ان کی ملکیت میں آ چکی ہوں، کیونکہ ایسے لوگوں پر کوئی ملامت نہیں ہے۔''

﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝﴾ (النساء: ۳)

''پس جو عورتیں تمہیں پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین یا چار چار سے نکاح کر لو، اگر تمہیں خطرہ ہو

کہ انصاف نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی سے نکاح کرو، یا جو لونڈی تمہارے ملک میں ہو وہی سہی، یہ طریقہ بے انصافی سے بچنے کے زیادہ قریب ہے۔''

﴿وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝﴾

''اور مت نکاح کرو تم ان عورتوں سے جن سے نکاح کر چکے ہوں تمہارے باپ (دادا) مگر جو ہو چکا (سو وہ ہو چکا) بیشک یہ بڑی بے حیائی اور نفرت کی بات ہے۔ حرام کر دی گئیں تم پر تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو، اور تمہاری دودھ شریک بہنیں، اور تمہاری بیویوں کی مائیں، اور تمہاری بیویوں کی وہ لڑکیاں جو تمہاری پرورش میں ہوں، تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو، پس اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو (ان کے بارے میں) تم پر کوئی گناہ نہیں، اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری پشت سے ہوں، اور یہ کہ تم جمع کرو (نکاح میں) دو بہنوں کو، مگر جو ہو چکا (کہ وہ بہر حال ہو چکا) بلاشبہ اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے۔'' (النساء: ۲۲، ۲۳)

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ: الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ، وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ.) (سنن الترمذي: 1724/1)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں کی امداد اللہ نے اپنے ذمہ لی ہے، ایک خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا، دوسرا مکاتب جو بدل کتابت ادا کرنے

کا ارادہ کرتا ہے، تیسرا وہ جو زنا سے بچنے کی غرض سے نکاح کا ارادہ کرے۔"

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا آكُلُ اللَّحْمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا أَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ؟ قَالُوا: كَذَا وَكَذَا، لٰكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.) (صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث نمبر: 910)

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں سے ایک جماعت نے ازواج نبی ﷺ سے آپ ﷺ کے گھریلو اعمال کے بارے میں سوال کیا، تو ان میں سے بعض نے کہا: میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا، اور بعض نے کہا کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا، اور بعض نے کہا کہ میں بستر پر نیند نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا: قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے اس اس طرح گفتگو کی ہے، حالانکہ میں نماز پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں (میرے طریقے پر نہیں)۔"

(عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَا نَسْتَخْصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ.)

"ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کرتے تھے، اس وقت ہماری بیویاں نہ تھیں، تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں اجازت دیتے ہیں کہ ہم خصی ہو جائیں؟ تو آپ ﷺ نے اس سے ہمیں منع فرمایا۔"

(صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث نمبر: 65)

نکاح سے محبت پیدا ہوتی ہے

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ

مِثْلَ النِّكَاحِ) (ابن ماجه، جلد دوم، حديث: 3)

''ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے دو محبت کرنے والوں (میں محبت بڑھانے) کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز نہ دیکھی۔''

حیاء اور پاکدامنی

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾ (النور: ۳۰)

''اور (اے پیغمبر!) مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے حق میں زیادہ پاکیزہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ باخبر ہے ان کے عملوں سے۔''

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ۝﴾ (النور: 31)

''اور (اے پیغمبر!) مومن عورتوں سے کہو کہ (وہ بھی) اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُم الْبَائَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.) (مسلم، جلد دوم، حديث: 905)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مہر ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو وہ نکاح کرلے، اس لیے کہ وہ نگاہ کو نیچی کرتا ہے اور شرمگاہ کو زنا سے محفوظ رکھتا ہے، اور جس کو اس کی طاقت نہ ہو تو وہ روزے رکھے، کیونکہ روزہ اس کی جنسی شہوت کے لیے ایک ڈھال کا کام دے گا۔''

آدھا دین محفوظ

(عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَزَقَهُ اللّٰهُ امْرَأَةً صَالِحَةً فَقَدْ أَعَانَهُ عَلٰى شَطْرِ دِينِهِ، فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي الشَّطْرِ الثَّانِي.)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نیک بیوی عطا فرمائیں، تو اس کے آدھے دین کے محفوظ ہونے میں اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد فرما دی، اب باقی آدھے دین میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔'' (مستدرک حاکم، حدیث:2681)

نکاح کے لیے عورت کی رضامندی ضروری ہے

(أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ، وَلاَ تُنْكَحُ البِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ أَنْ تَسْكُتَ.) (صحيح مسلم: 2/980)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے امر (حکم) حاصل نہ کر لیا جائے۔ اور کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے اجازت نہ لے لی جائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! اس (کنواری) کی اجازت کیسے ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی اجازت یہ ہے کہ (اجازت طلب کرنے پر) خاموشی اختیار کرے۔''

رشتہ کرنے میں اخلاق اور دین داری مقدم رکھیں

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا جَاءَكُم مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَدِينَهُ فَانكِحُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ.)

(سنن ترمذي، حديث:1085)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت کوئی تمہاری طرف نکاح کا پیغام بھیجے، جس کے دین اور خلق سے تم راضی ہو، اس سے نکاح کر لو، اگر تم نکاح نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد برپا ہوگا۔''

عورت کا انتخاب

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا

وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ) (صحیح بخاری: 82/3)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شادی کے لیے عورت کی چار باتیں دیکھی جاتی ہیں: مال، نسب، خوبصورتی، دین۔ تجھے دیندار کو حاصل کرنا چاہیے (اگر تو نہ مانے) تو تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں گے۔''

(عَنْ عُوَيْمِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ، فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا، وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا، وَأَرْضٰى بِالْيَسِيرِ.) (سنن ابن ماجہ، حدیث: 1862)

''حضرت عویمر بن ساعدہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم کنواری عورتوں کو (نکاح کے لیے) اختیار کرو، کیونکہ وہ شیریں کلام، زیادہ بچے جننے والی اور تھوڑے مال پر راضی ہونے والی ہوتی ہیں۔''

(جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا جَابِرُ! تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: بِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ؟ قُلْتُ: ثَيِّبٌ. قَالَ: فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ، قَالَ: فَذَاكَ إِذَنْ.) (صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث نمبر: 1144)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت سے شادی کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! تو نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں!۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کنواری عورت سے شادی کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری یتیم بہنیں ہیں، تو میں نے یہ اندیشہ محسوس کیا کہ کہیں وہ میرے اور ان کے درمیان حائل نہ ہو جائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس صورت حال میں یہی تیرے لیے بہتر ہے۔''

(عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي

أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ، وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا؟ قَالَ: لَا، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَنَهَاهُ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ، فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ.)

''حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایک عورت ملی ہے جو خوبصورت بھی ہے اور خاندانی بھی، لیکن اس کے اولاد نہیں ہوتی تو کیا میں اس سے شادی کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر وہ دوسری مرتبہ آیا، آپ ﷺ نے پھر منع فرما دیا۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی عورت سے نکاح کرو جو شوہر سے محبت کرنے والی ہو اور خوب بچے جننے والی ہو، کیونکہ تمھاری کثرت کی بنا پر ہی میں سابقہ امتوں کے مقابلے میں فخر کروں گا۔'' (سنن ابی داؤد، جلد دوم، حدیث نمبر: 285)

شادی سے پہلے ایک نظر

(عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبْتُ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا (سنن نسائی، جلد دوم، حدیث: 1148)

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں میں نے ایک خاتون کو پیغام نکاح بھجوایا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے اس کو دیکھا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (شادی سے قبل) اسے دیکھ لو، اس سے تمہاری محبت زیادہ بڑھ جائے گی۔''

ازدواجی تعلقات

﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (البقرہ:۲۲۳)

''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، پس تم اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ اور اپنے لیے آئندہ کی بھی تیاری کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم ضرور اسے ملو گے اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو۔''

﴿وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّـوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿٢٢٢﴾﴾ (البقرہ:۲۲۲)

”آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجیے کہ وہ گندگی ہے، حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو، اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ، ہاں! جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے، اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔“

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ: بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذٰلِکَ أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:153)

”ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آتے ہوئے پڑھے: بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا کہ اے اللہ! مجھے شیطان سے دُور رکھ اور جو اولاد تو ہمیں عنایت کرے اس کو شیطان سے محفوظ رکھ، تو ان کے ہاں جو بچہ بھی پیدا ہوگا اسے شیطان نقصان نہ پہنچائے گا۔“

ولیمہ کرنا

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ کر، اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔“ (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث نمبر:1036)

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْلَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا.) (صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث نمبر:2000)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی

اللہ عنہا سے نکاح کے بعد شب زفاف سے فارغ ہو کر ولیمہ کیا اور لوگوں کو گوشت اور روٹی سے سیر کیا۔“

(عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ.)

”صفیہ بنت شیبہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض بیویوں کا ولیمہ دو مد (تقریبا 1632 گرام) جو ہی میں کر دیا تھا۔“ (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث نمبر: 161)

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس ولیمہ میں امراء کی دعوت ہو اور غرباء نہ بلائے جائیں، تو وہ کھانا سب سے زیادہ برا ہے اور جو شخص دعوت کو چھوڑ دے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔“ (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث نمبر: 166)

بیوی کے حقوق

حق مہر

﴿قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ.﴾ (الاحزاب: 50)

”ہمیں معلوم ہے جو کچھ ہم نے مسلمانوں پر ان کی بیویوں کے لیے (مہر) مقرر کیا ہے۔“

﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝﴾ (النساء: ۲۴)

”پھر ان عورتوں میں سے جسے تم کام میں لائے ہو تو ان کے حق جو مقرر ہوئے ہیں وہ انہیں دے دو، البتہ مہر کے مقرر ہو جانے کے بعد آپس کی رضامندی سے باہمی کوئی سمجھوتہ ہو جائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ خبردار حکمت والا ہے۔“

﴿وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔـا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝﴾ (النساء: 20)

’’اور اگر تمہارا ارادہ ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کرنے کا ہو تو گو پہلی بیوی کو تم نے ڈھیر سا مال دے دیا ہو، تاہم اس میں سے کچھ بھی (واپس) نہ لینا۔ کیا تم بہتان لگا کر اور صریح گناہ کے مرتکب ہو کر (اپنا دیا ہوا) اس سے واپس لو گے؟‘‘

اہل وعیال پر خرچ کرنا

(عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.) (صحیح مسلم، جلد اول، حدیث نمبر: 2303)

’’حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل دینار جو آدمی خرچ کرتا ہے، وہ ہے جو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے، اور وہ دینار جس کو اللہ کے راستہ میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے، اور وہ دینار جو اپنے ساتھیوں پر اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔‘‘

(عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً.) (صحیح مسلم، جلد اول، حدیث: 2315)

’’حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی پر ثواب سمجھ کر خرچ کرے، تو وہ اس کے حق میں (صدقہ) کا حکم رکھتا ہے۔‘‘

(عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ.)

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جو کچھ خرچ کرو گے (قلیل یا کثیر) اس کا ثواب ضرور دیا جائے گا، یہاں تک کہ جو (لقمہ) تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو (اس کا بھی ثواب ملے گا)۔‘‘

(صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث: 55/ 1)

(أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي

وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ.)

''ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہیں، وہ میری اور میرے بچوں کی ضرورت کے مطابق خرچ نہیں کرتے، مگر وہ جو میں اس کے مال میں سے لے لوں اور ان کو پتہ نہ ہو۔ (میں ان کی لاعلمی میں اسے حاصل کر سکتی ہوں؟ مجھے اس سے کوئی گناہ ہوگا؟) نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مناسب طور پر تمہاری اور تمہاری اولاد کے لیے کافی ہو تم حاصل کر لیا کرو۔'' (صحیح بخاری:3/344)

حسن معاشرت

﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ (النساء:19)

''اور عورتوں کے ساتھ اچھی طرح سے زندگی بسر کرو۔ اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تمہیں ایک چیز پسند نہ آئے، مگر اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھی ہو۔''

(عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ؟ قَالَ: أَنْ يُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمَ وَأَنْ يَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَى وَلَا يَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا يُقَبِّحْ وَلَا يَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ.) (سنن ابن ماجہ، جلد دوم، حدیث:6)

''حکیم بن معاویہ اپنے والد معاویہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ خاوند کے ذمہ بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب خود کھائے تو اسے بھی کھلائے اور جب خود پہنے تو اسے بھی پہنائے اور چہرے پر نہ مارے اور برا بھلا نہ کہے اور اسے الگ نہ سلائے مگر اپنے ہی گھر میں۔''

آنحضرت ﷺ کی نصیحت

(عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا،

فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ، لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا، أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ أَلَا وَإِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ)

(جامع ترمذی، جلد اول، حدیث نمبر: 1170)

''سلمان بن عمرو بن احوص کہتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور وعظ ونصیحت فرمائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! میں تمہیں عورتوں کے حق میں بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں، اس لیے کہ وہ تمہارے پاس قید ہیں، اور تم ان پر اس کے علاوہ کوئی اختیار نہیں رکھتے کہ ان سے صحبت کرو، البتہ یہ کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کی مرتکب ہو تو انہیں اپنے بستر سے الگ کر دو اور ان کی معمولی پٹائی کرو، پھر اگر وہ تمہاری بات ماننے لگے تو انہیں تکلیف پہنچانے کے راستے تلاش نہ کرو۔ جان لو کہ تمہارا تمہاری بیویوں پر اور ان کا تم پر حق ہے، تمہارا اُن پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر ان لوگوں کو نہ بٹھائیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو، بلکہ ایسے لوگوں کو گھر میں داخل نہ ہونے دیں، اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں بہترین کھانا اور بہترین لباس دو۔''

بہترین آدمی

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي.) (ابن ماجہ، جلد دوم، حدیث نمبر: 134)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہیں اور میں تم میں سب سے زیادہ اپنے گھر والوں سے اچھا برتاؤ کرنے والا ہوں۔''

کامل ایمان والے لوگ

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا.) (سنن الترمذي، حديث:1162)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے، اور تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اخلاق میں اچھے ہیں۔''

عفو وکرم

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○﴾ (التغابن:14)

''اے ایمان والو! بیشک تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں، سو ان سے بچتے رہو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بھی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔''

خوش طبعی

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ: هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ.) (سنن ابی داؤد، جلد دوم، حدیث:813)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں، وہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ پیدل دوڑ لگائی اور میں جیت گئی۔ پھر جب میرا جسم ذرا بھاری ہو گیا تو میں نے آپ ﷺ کے ساتھ پھر دوڑ لگائی اور اس مرتبہ آپ ﷺ جیت گئے، اور فرمایا: آج کی یہ جیت پچھلی ہار کا بدلہ ہے۔''

(عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ وَأَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُسَرِّبُ إِلَيَّ صَوَاحِبَاتِي يُلَاعِبْنَنِي.) (سنن ابن ماجه، جلد دوم، حدیث:139)

’’عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں گڑیوں سے کھیلتی تھی جبکہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تھی، آپ ﷺ میری سہیلیوں کو میرے پاس کھیلنے کے لیے بھیج دیتے تھے۔‘‘

پیار و محبت

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ؀﴾ (الروم: 21)

’’اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے (ایک یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور تمہارے (میاں بیوی کے) درمیان محبت و ہمدردی پیدا کردی۔ بلاشبہ اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

نرم مزاجی

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 174)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی میری وصیت قبول کرو، کیوں کہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں، جو سب سے بڑی پسلی ہے وہ سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے، اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے تو وہ ٹوٹ جائے گی، اور جو یوں ہی رہنے دے گا تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی، میری وصیت عورتوں کے حق میں قبول کرو۔‘‘

حسنِ ظن

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ.) (صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث: 1153)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن مرد کسی مومن عورت کو دشمن نہ رکھے، اگر کوئی ایک عادت اسے ناپسند ہوگی تو اس کی دوسری عادت سے خوش ہو

جائے گا۔‘‘

بیوی کی خوشنودی

(عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ، يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا، وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ، وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ.) (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث: 2022)

’’اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین باتوں کے سوا جھوٹ بولنا جائز نہیں، خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے کوئی بات کہے، جنگ کے موقع پر جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کروانے پر جھوٹ بولنا۔

بیویوں میں برابری

﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ (النساء:3)

’’جو عورتیں تمہیں پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کرلو، اگر تمہیں خطرہ ہو کہ انصاف نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی سے نکاح کرو یا جو لونڈی تمہارے ملک میں ہو وہی سہی، یہ طریقہ بے انصافی سے بچنے کے لیے زیادہ قریب ہے۔‘‘

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ.) (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث: 1146)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان انصاف اور عدل نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے بدن کا آدھا حصہ مفلوج ہوگا۔‘‘

بیوی کی دینی تعلیم وتربیت کرنا

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ۝﴾ (التحریم:6)

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ۔''

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۝﴾ (الاحزاب:34)

''اور (اے عورتو!) تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں اور حکمت کی باتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو۔''

﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ﴾ (طٰہٰ:132)

''اور (اے پیغمبر!) اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرو اور (خود بھی) اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے کچھ روزی تو طلب کرتے نہیں (بلکہ) ہم تمہیں روزی دیتے ہیں۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ.) (سنن ابی داؤد، جلد اول، حدیث:1304)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ اس مرد پر رحمت نازل فرمائے جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے، اور اگر وہ نہ اٹھے تو اسکے چہرہ پر پانی کے چھینٹے دے (تاکہ اٹھ جائے)، اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اس عورت پر جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اسکے منہ پر پانی چھڑک دے۔''

بیوی کا خاوند کے مال سے خرچ کرنا

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ.)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے گھر سے کھانا خیرات کرے بشرطیکہ فساد کی نیت نہ ہو، تو اس عورت کو اجر ملے گا اس سبب سے کہ اس نے خیرات کی، اور اس کے شوہر کو ثواب ملے گا اس سبب سے کہ اس نے کمایا اور خازن کے لیے بھی اتنا اجر ہے۔''

(صحیح مسلم، جلد اول، حدیث:2357)

مار نہیں پیار

﴿وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا ○﴾

''اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا خطرہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور سونے میں جدا کر دو اور مارو، پھر اگر تمہارا کہا مان جائیں تو ان پر الزام لگانے کے لیے بہانے مت تلاش کرو، بیشک اللہ سب سے اوپر بڑا ہے۔'' (النساء:۳۴)

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:192)

''حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح نہ مارے، کیونکہ یہ بات مناسب نہیں کہ اول تو اسے مارے پھر اخیر دن اس سے جماع کرے۔''

(عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ؟ قَالَ: »أَنْ يُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمَ، وَأَنْ يَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَى، وَلَا يَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا يُقَبِّحْ، وَلَا يَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ.) (سنن ابن ماجه:6/2)

''حکیم بن معاویہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟ فرمایا: اس کو کھلاؤ جب خود کھاؤ، اس کو پہناؤ جب خود پہنو، اس کے منہ پر نہ مارو، اس کو برا نہ کہو اور اس سے جدائی نہ کرو مگر گھر میں۔''

غیر فطرتی فعل

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ.) (سنن الترمذي:1 /1173)

''ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص کی طرف قیامت

کے دن دیکھے گا بھی نہیں جو مرد کو یا عورت کو اس کی دبر سے آتا ہے (یعنی غیر فطرتی عمل کرتا ہے)۔''

قید نہ کرو

﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○﴾ (البقرہ:232)

''اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو پس وہ اپنی عدت تمام کر چکیں تو اب انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق راضی ہو جائیں، تم میں سے یہ نصیحت اسے کی جاتی ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، یہ تمہارے لیے بڑی پاکیزگی اور بڑی صفائی کی بات ہے، اور اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

خاوند کے حقوق

مرد کی حاکمیت

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ○﴾ (النساء:34)

''مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس واسطے کہ اللہ نے ایک کو ایک پر فضیلت دی ہے اور اس واسطے کہ انہوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔''

﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ○﴾ (البقرہ:187)

''وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔''

خاوند کی اطاعت

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلٰى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ) (سنن ابن ماجہ، جلد دوم، حدیث:9)

''حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! عورت اپنے پروردگار کا حق اس وقت تک ادا نہیں کرسکتی جب تک اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کرتی، اور اگر خاوند اس سے مطالبہ کرے کہ اپنے آپ کو میرے سپرد کر دو (صحبت کے لیے) اور بیوی اس وقت پالان پر ہو (جہاں صحبت مشکل ہے) تو بھی عورت کو انکار نہیں کرنا چاہیے۔''

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَ امْرَأَتَهُ أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَحْمَرَ إِلٰى جَبَلٍ أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلٰى جَبَلٍ أَحْمَرَ لَكَانَ نَوْلُهَا أَنْ تَفْعَلَ.)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو یہ حکم دیتا کہ وہ دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور اگر کوئی مرد بیوی کو حکم دے کہ سرخ پہاڑ سے سیاہ پہاڑ پر اور سیاہ پہاڑ سے سرخ پہاڑ پر (پتھر) منتقل کرو تو عورت کو چاہیے کہ ایسا کر گزرے۔'' (سنن ابن ماجہ، جلد دوم، حدیث:8)

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ.)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بچھونے کی طرف بلاوے اور وہ آنے سے انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔'' (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:181)

نفلوں میں خاوند کی اجازت

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ.) (بخاری: جلد سوم، حدیث:180)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت کا خاوند

موجود ہوتو روزہ اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھنا چاہیے۔''

نیک بیوی

﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللهُ ۝﴾

''پھر جو عورتیں نیک ہیں وہ تابعدار ہیں مردوں کے پیٹھ پیچھے اللہ کی نگرانی میں (ان کے حقوق کی) حفاظت کرتی ہیں۔'' (النساء:34)

(عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ.) (صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث:1157)

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا متاع یعنی سامان ہے اور دنیا کا بہترین مال ومتاع نیک بیوی ہے۔''

بہترین مال

(عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ، فَقَالَ: أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلٰى إِيمَانِهِ.) (جامع ترمذی، جلد دوم، حدیث:1037)

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ سونے اور چاندی کو جمع کرنے کی تو مذمت آ گئی ہے، اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو وہی جمع کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بہترین مال اللہ کو یاد کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مومن بیوی ہے جو اسے اس کے ایمان میں مدد دے۔''

بہترین عورت

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ.)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ بہترین عورت کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ خاتون کہ اس کا خاوند جب اس کو دیکھے تو وہ اس کو خوش کر

دے، اور جس وقت وہ حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے، اور اپنے نفس اور دولت میں اس کی رائے کے خلاف نہ کرے۔ (نسائی:2/1144)

عورت کا فتنہ

(عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:88)

''اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد مردوں پر کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ ضرر رساں نہیں رہے گا۔''

اخلاق حسنہ

(عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ، فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ، وَيَتَصَدَّقُ، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ، قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ)

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے لیے صدقہ لازم ہے۔ لوگوں نے پوچھا: اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہاتھ سے کام کرے، اس سے اپنی ذات کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے۔ لوگوں نے پوچھا: اگر اس کی صلاحیت نہ رکھتا ہو یا یہ کہا کہ ایسا نہ کر سکے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کسی ضرورت مند مظلوم کی مدد کرے۔ لوگوں نے پوچھا: اگر یہ نہ کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اچھی باتوں کا حکم دے۔ کسی نے پوچھا: اگر یہ بھی نہ کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ برائی سے رکا رہے کہ یہی اس کا صدقہ ہے۔ (بخاری، جلد سوم، حدیث:981)

(عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:982)

''عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آگ سے بچو اگرچہ ایک ٹکڑا

چھوہارے ہی کے عوض کیوں نہ ہو۔ اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کہہ دے (کہ یہ بھی صدقہ ہے)۔''

سچ بولنا

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (التوبۃ:۱۱۹)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچ بولنے والوں کے ساتھی بنو۔''

﴿قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○﴾

''اللہ فرمائے گا: یہ (قیامت کا) وہ دن ہے جس میں سچوں کو ان کا سچ کام آئے گا۔ ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں سے ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ ان سے اللہ راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے، یہی بڑی کامیابی ہے۔'' (المائدہ:119)

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا.)

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے کر جاتی ہے اور انسان سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سچا لکھ دیا جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث:2137)

بھائی چارہ

(عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا.) (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث:2012)

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا اور قوت بخشتا ہے۔''

(عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ

رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.) (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث: 2015)

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی عزت سے اس چیز کو دور کرے گا جو اسے عیب دار کرتی ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ سے دوزخ کی آگ دور کر دے گا۔''

والدین سے حسنِ سلوک

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝﴾ (العنکبوت :8)

''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اور اگر وہ تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ اسے شریک بنائے جسے تو جانتا بھی نہیں تو ان کا کہنا نہ مان، تم سب نے لوٹ کر میرے ہاں ہی آنا ہے تب میں تمہیں بتا دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے۔''

﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۝﴾

''اور تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ لوگو! اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک رکھو، ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں تو انہیں اف تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو، اور ان سے ادب کے ساتھ بات چیت کرو، اور ان کے سامنے انکساری کے ساتھ جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو کہ اے میرے رب! جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا پرورش کیا ہے (میرے حال پر رحم کرتے رہے) اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما۔ (بنی اسرائیل:23)

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝﴾ (ابراھیم:41)

''اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ایمانداروں کو حساب قائم ہونے کے دن بخش دے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ، قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث: 2009)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ناک خاک آلود ہوگئی، پھر ناک خاک آلود ہوگئی، پھر ناک خاک آلود ہوگئی۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون آدمی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے والدین میں سے ایک یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا (اور خدمت کر کے) پھر جنت میں داخل نہ ہوا۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي، قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَبُوكَ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 931)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں۔ عرض کیا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں۔ پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں۔ پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبَرُّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيهِ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث: 2013)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.) (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث: 1982)

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی

رضا والد کی خوشی میں اور اللہ تعالیٰ کا غصہ والد کی ناراضگی میں ہے۔''

صلہ رحمی

(عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ اس پر اس کا رزق کشادہ کیا جائے، یا اس کے مرنے کے بعد اس کو یاد رکھا جائے، تو چاہیے کہ وہ اپنی رشتہ داری کو جوڑے۔ (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث: 2022)

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 946)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رحم (رشتہ داری) رحمٰن سے ملی ہوئی شاخ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تجھے جوڑے گا (یعنی رشتہ ناتا کے حقوق ادا کرے گا) تو میں بھی اس کو (اپنی رحمت خاص کے ساتھ) جوڑوں گا اور جو شخص تجھ کو توڑے گا (یعنی رشتے ناتے کے حقوق ادا نہیں کرے گا) تو میں بھی اس کو (اپنی رحمت خاص سے) جدا کر دوں گا۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 949)

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ شخص ہے جب اس سے ناطہ توڑا جائے تو وہ اس کو ملائے۔''

(عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَعَلَى ذِي الْقَرَابَةِ اثْنَتَانِ، صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ.)

''حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسکین کو صدقہ خیرات دینے پر ایک اجر ہے، اور رشتہ دار کو صدقہ دینے پر دو اجر ملتے ہیں، ایک تو صدقہ کرنے کا

اور دوسرے صلہ رحمی کا۔'' (سنن نسائی، جلد دوم، حدیث: 493)

انسانیت کے ساتھ رحم

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ هٰذِهِ الْحُجْرَةِ يَقُولُ: لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ.)

(سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث: 1534)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم صادق المصدوق اس حجرے میں رہنے والے حضور اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ مہربانی اور رحم دلی سوائے بدبخت کے کسی سے نہیں چھینی جاسکتی۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ.)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے کسی مومن سے دنیا میں مصیبتوں کو دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں کو دور کرے گا، اور جس نے تنگ دست پر آسانی کی اللہ اس پر دنیا میں اور آخرت میں آسانی کرے گا، اور اللہ اس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو اپنے بھائی کی مدد میں لگا ہوتا ہے۔''

(صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث:2352)

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ، اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ) (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث 2008)

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ رحم بھی رحمٰن کی شاخ ہے،

جس نے اس کو جوڑا اللہ بھی اس سے رشتہ جوڑ لیں گے۔ اور جو اسے قطع کرے گا اللہ بھی اس سے قطع تعلق کر لیں گے۔''

تعاون

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ○﴾

''اور نیکی و پرہیز گاری (کے کاموں) میں ایک دوسرے سے تعاون کرو، گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔'' (المائدہ:2)

مہمان نوازی

(عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:1088)

''ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اس کی خاطر داری بس ایک دن اور رات کی ہے، اور مہمانی تین دن تک ہے، اس کے بعد جو ہو وہ صدقہ ہے، اور مہمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے میزبان کے پاس اتنے دن ٹھہر جائے کہ اسے تنگ کر ڈالے۔''

(عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةُ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ، فَإِنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ، فَإِنْ شَاءَ اقْتَضٰى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.)

(ابن ماجہ، جلد سوم، حدیث: 557)

''مقدام ابو کریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر مہمان کی ایک رات کی ضیافت حق ہے، جو کسی مسلمان کے گھر میں رات گزارے تو ایک دن کی مہمانی اس پر قرض ہے، چاہے تو مہمان اسے وصول کرلے اور چاہے تو چھوڑ دے۔''

پاکیزہ زندگی

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝﴾ (النحل:97)

''جو شخص بھی نیک کام کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن، تو ہم ضرور اسے (دنیا میں) پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں بھی) ایسے لوگوں کو ان کے اچھے اعمال کا اجر ضرور دیں گے۔''

رحمٰن کے مخلص بندوں کی صفات

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۝وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۝ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا۝﴾ (الفرقان: 68)

''اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں اور جب ان سے بے سمجھ لوگ بات کریں تو کہتے ہیں سلام ہے۔ اور جو اپنے رب کے آگے سجود و قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے دوزخ کا عذاب دور کر دے بیشک اس کا عذاب پوری تباہی ہے۔ بے شک وہ برا ٹھکانا اور بری قیام گاہ ہے۔ اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔ اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور اس شخص کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے اور زنا نہیں کرتے اور جس شخص نے یہ کیا وہ گناہ میں جا پڑا۔''

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴿۱۳۴﴾ (آل عمران:134)

''جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ، يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ.)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے مومن پر چھ حقوق ہیں: (1) جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے (2) اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو (3) جب وہ دعوت پر بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے (4) اگر اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے (5) اسے چھینک آئے تو جواب دے (6) اس کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اس کی خیر خواہی کرے۔'' (جامع ترمذی، جلد دوم، حدیث:648)

پڑوسیوں کے حقوق

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:977)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے، جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

(عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ

وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ، قِیلَ: وَمَنْ یَا رَسُولَ اللّٰہِ؟ قَالَ الَّذِي لَا یَأْمَنُ جَارُہُ بَوَائِقَہٗ.) (بخاری:3/975)

''حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ واللہ! وہ آدمی مومن نہیں ہے، واللہ! وہ آدمی مومن نہیں ہے، واللہ! وہ آدمی مومن نہیں ہے۔ پوچھا گیا: کون یارسول اللہ!؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے بے خوف نہ ہو۔''

(عَنْ عَائِشَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا زَالَ جِبْرِیلُ یُوصِینِي بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ أَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:974)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام پڑوسی کے لیے برابر ہمیں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہوا کہ اس کو وارث بنا دیں گے۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: خَیْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُہُمْ لِصَاحِبِہٖ وَخَیْرُ الْجِیرَانِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُہُمْ لِجَارِہٖ.)

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہے، اور بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے۔'' (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث:2028)

(عَنْ عَائِشَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ! إِنَّ لِي جَارَیْنِ فَإِلٰی أَیِّہِمَا أُہْدِي؟ قَالَ إِلٰی أَقْرَبِہِمَا مِنْکِ بَابًا.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:979)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں، تو میں کس کو ان میں سے ہدیہ بھیجوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہو۔''

ماتحتوں سے اچھا سلوک کریں

(عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِخْوَانُکُمْ جَعَلَہُمُ اللّٰہُ فِتْیَۃً تَحْتَ أَیْدِیکُمْ، فَمَنْ کَانَ أَخُوہُ تَحْتَ یَدِہٖ فَلْیُطْعِمْہُ مِنْ طَعَامِہٖ وَلْیُلْبِسْہُ مِنْ لِبَاسِہٖ وَلَا یُکَلِّفْہُ مَا یَغْلِبُہٗ، فَإِنْ کَلَّفَہٗ مَا یَغْلِبُہٗ فَلْیُعِنْہُ.) (سنن ترمذی، حدیث:1945)

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے خدمت گزار تمہارے بھائی ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھوں (قبضہ) میں دے دیا ہے، اس لیے جس کا بھائی اس کے قبضہ میں ہوتو اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے، اور اسے ویسا ہی پہنائے جیسا خود پہنتا ہے، ان کو ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اُن سے نہ ہو سکے، اور اگر اسے ایسے کام کی تکلیف دے تو خود بھی اس کی مدد کرے۔''

(عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِي يَقُولُ: اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ! اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ!، فَالْتَفَتُّ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْکَ مِنْکَ عَلَيْهِ، قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوكًا لِي بَعْدَ ذٰلِکَ.)

''حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا کہ میرے پیچھے سے ایک آواز آئی: جان لو ابومسعود، جان لو ابومسعود!...... میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تو اس پر قادر ہے۔ ابومسعود کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد کبھی بھی غلام کو نہیں مارا۔''

(جامع ترمذی، جلد اول، حدیث: 2032)

لوگوں کا شکریہ

(عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ.) (مسند احمد، جلد پنجم، حدیث: 290)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔''

دعوت میں شرکت کی اجازت

(عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنٰى أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَهُ

قَصَّابٍ: اجْعَلْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَدَعَاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَأْذَنْ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ، فَقَالَ: لَا بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ.) (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث:2001)

''حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری جن کی کنیت ابوشعیب تھی، آئے اور اپنے غلام سے جو قصاب تھا کہا کہ میرے لیے کھانا تیار کر جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو، میں چاہتا ہوں کہ نبی ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں، مجھے آپ ﷺ کے چہرے سے بھوک کا اثر معلوم ہوا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں کو بلایا گیا تو ان کے ساتھ ایک آدمی اور بھی آ گیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص میرے ساتھ آ گیا ہے، اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دو، اگر تم چاہتے ہو کہ واپس ہو جائے تو لوٹ جائے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ میں اسے بھی اجازت دیتا ہوں۔''

ممنوع اشیاء

زمانے کو برا بھلا نہ کہیں

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، زمانہ کو گالی دیتا ہے، حالانکہ زمانہ تو میں ہی ہوں، میرے ہی قبضہ قدرت میں تمام امور ہیں، میں رات اور دن کو گردش دیتا ہوں۔'' (بخاری، حدیث:4826)

جمائی کو روکیں

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ.)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جمائی لینا

شیطان کی طرف سے ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان اس کو روکے، کیونکہ جب جمائی لیتے وقت کوئی ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔'' (صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث:546)

(عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث:2990)

''حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی آدمی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے روکے کیونکہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔''

موسیقی سے دور رہیں

(عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ مِزْمَارًا قَالَ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلٰى أُذُنَيْهِ وَنَأٰى عَنِ الطَّرِيقِ وَقَالَ لِي يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ، وَقَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ مِثْلَ هٰذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا.) (ابوداؤد:1519/3)

''حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار کہیں موسیقی کی آواز سنی تو آپ نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال دیں اور اس راستہ سے دور ہو گئے اور مجھ سے کہا کہ اے نافع! کیا تجھے کچھ سنائی دیتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ نافع کہتے ہیں کہ پھر آپ نے اپنی انگلیاں کانوں سے ہٹا لیں اور کہا کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ نے ایسی ہی آواز سنی تو آپ نے یہی عمل کیا۔''

کبوتر بازی

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:1532)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ کبوتر کے پیچھے پیچھے دوڑا چلا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان شیطانہ کے پیچھے چلا جا رہا ہے۔''

چوسر کھیلنا

(عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث: 1531)

''حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چوسر کھیلے تو گویا کہ اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔''

ناراضگی

(عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.)

''حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین رات اس طرح ترک تعلقات کرے کہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے آئیں تو یہ اس سے اور وہ اس سے منہ پھیر لے اور دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔'' (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 1031)

گناہ پر پردہ ڈالنا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 1026)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری تمام امت کے گناہ معاف ہوں گے، مگر وہ جو اعلانیہ گناہ کرتے ہیں، اور یہ بھی اعلان ہی ہے کہ رات کو ایک آدمی کوئی کام کرے اور اللہ اس پر پردہ ڈالے پھر صبح ہونے پر وہ آدمی کہے کہ اے

فلاں! میں نے گزشتہ رات فلاں فلاں کام کیے، رات کو اللہ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا اور صبح کو اس نے اللہ کے ڈالے ہوئے پردہ کو کھول دیا۔''

بخل کی مذمت

(عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 1321)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے اور اس طرح فرماتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی و بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بہت بڑھاپے اور بخل سے۔''

قسم اٹھانا

﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝﴾

''خدا تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہ کرے گا، لیکن پختہ قسموں پر (جنکے خلاف کرو گے) مواخذہ کرے گا۔ تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو، یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا، اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھالو (اور اسے توڑ دو) اور (تم کو) چاہیے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اس طرح خدا تمہارے (سمجھانے کے) لیے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تا کہ تم شکر کرو۔'' (المائدہ:89)

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ، وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ.)

(سنن نسائی، 99/3)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے باپوں اور ماؤں کی قسم نہ کھاؤ اور نہ بتوں کی، اور اللہ کے سوا کی قسم نہ کھاؤ، اور نہ قسم کھاؤ مگر سچا ہونے کی صورت میں۔''

غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھیں

(عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَخْلُوَنَّ بِامْرَأَةٍ لَيْسَ مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ.)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھے جس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو کیونکہ وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' (مسند احمد: 528/6)

عورتیں راستہ کے درمیان میں نہ چلیں

(عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ: اسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْتَصِقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ.)

''حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اس حال میں کہ آپ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے اور راستہ میں مرد اور عورتیں مل جل گئے (فرمایا) پرے ہٹو، راستہ کے درمیان میں چلنا تمہارا حق نہیں، تمہارے لیے راستوں کے کناروں پر چلنا ضروری ہے۔ چنانچہ عورت پھر دیوار سے لگ کر چلتی تھی، اس کا کپڑا دیوار کے کھردرے پن کی وجہ سے دیوار میں اٹک جاتا تھا۔'' (ابوداؤد: 3/ 1860)

پانی اور قدرتی گھاس لینے سے نہ روکیں

(أَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ کَتَبَ إِلٰی عَامِلٍ لَہٗ عَلٰی أَرْضٍ لَہٗ أَنْ لَا تَمْنَعْ فَضْلَ مَائِکَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: مَنْ مَنَعَ فَضْلَ الْمَاءِ لِیَمْنَعَ بِہٖ فَضْلَ الْکَلَإِ مَنَعَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَضْلَہٗ.) (مسند احمد: 2220/3)

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین میں کام کرنے والے کی طرف ایک مرتبہ خط لکھا کہ زائد پانی سے کسی کو مت روکنا کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص زائد پانی یا زائد گھاس کسی کو دینے سے روکتا ہے اللہ قیامت کے دن اس سے اپنا فضل روک لے گا۔''

(عَنْ أَبِي هُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِہٖ فَضْلَ الْکَلَإِ.) (صحیح بخاری: 2254/1)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچا ہوا پانی نہ روکو تاکہ اس کے ذریعے بچی ہوئی (ضرورت سے زائد) گھاس کو بھی روکو۔''

بیری کا درخت نہ کاٹیں

(عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُبْشِيٍّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَطَعَ سِدْرَۃً صَوَّبَ اللّٰہُ رَأْسَہٗ فِي النَّارِ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث: 1827)

''حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بیری کا درخت کاٹا تو اللہ اس کا سر آگ میں سیدھا کرے گا۔''

کنکریاں نہ پھینکیں

(عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: نَهَی النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: إِنَّہٗ لَا یَقْتُلُ الصَّیْدَ وَلَا یَنْکَأُ الْعَدُوَّ، وَإِنَّہٗ یَفْقَأُ الْعَیْنَ وَیَکْسِرُ السِّنَّ.)

''حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا کہ یہ شکار کو نہیں مارتا اور نہ دشمن کو تکلیف پہنچا سکتا ہے۔ آنکھ میں لگ جائے تو آنکھ پھوڑ دے

اور دانت میں لگ جائے تو دانت توڑ دے۔'' (صحیح بخاری: 3/1172)

چار جانوروں کو نہ ماریں

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث: 1855)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چار جانورں کے قتل کرنے سے منع فرمایا: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور چڑیا۔''

چھپکلی اور سانپ کو مارنا

(عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام.) (صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث: 618)

''اُم شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ پھونک رہا تھا۔''

(عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث: 1849)

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام سانپوں کو قتل کرو سوائے سفید اژدھا کے جو کہ چاندی کی چھڑی کی طرح ہوتا ہے۔''

سونے کے وقت گھر میں آگ جلتی نہ چھوڑیں

(عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 1244)

''حضرت سالم اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ نہ رہنے دو۔''

امت محمدیہ سے خارج

(عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا.) (جامع ترمذی، حدیث:1920)

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور اپنے بڑوں کی عزت کو نہ پہچانے۔''

(عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا، لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارٰى، فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمَ النَّصَارٰى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ.) (جامع ترمذی، جلد دوم، حدیث:606)

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے علاوہ کسی اور کی مشابہت اختیار کی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے اور عیسائیوں کا سلام ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:1804)

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ.)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو خوش آواز سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔'' (بخاری، جلد سوم، حدیث:2421)

(عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.)

(صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث:764)

''حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی طرف منسوب کرے اور وہ اس بات کو جانتا بھی ہو تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے، اور جو شخص کسی ایسی قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کرے جس میں اس کا کوئی قرابت دار نہ ہو تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلٰى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهِ.) (سنن ابی داؤد، جلد دوم، حدیث:411)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر سے یا غلام کو اس کے آقا سے برگشتہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

(قَالَتِ الْمَرْأَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَمَنْ سَلَقَ وَمَنْ خَرَقَ.)

(سنن ابی داؤد، جلد دوم، حدیث: 1362)

''ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص (جو میت کے غم میں) اپنا سر منڈادے یا چلا کر روئے یا اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.) (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث:1237)

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو اپنے گالوں کو پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی پکار پکارے (جاہلیت کی سی بات کرے)۔''

(عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً

فَلَيۡسَ مِنَّا.) (جامع ترمذی، جلداول، حدیث:1125)

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص کسی کے مال پر ظلم کرتے ہوئے قبضہ کرلے وہ ہم میں سے نہیں۔''

کبیرہ گناہ

شرک کرنااوروالدین کی نافرمانی کرنا

(عَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ أَبِي بَكۡرَةَ عَنۡ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمۡ بِأَكۡبَرِ الۡكَبَائِرِ؟ قُلۡنَا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: الۡإِشۡرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الۡوَالِدَيۡنِ.

(صحیح بخاری، جلدسوم، حدیث:936)

''ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اوروالدین کی نافرمانی کرنا۔''

اولادکوقتل کرنا

(عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ سَأَلۡتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنۡبِ أَعۡظَمُ عِنۡدَ اللّٰهِ؟ قَالَ أَنۡ تَجۡعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ، قُلۡتُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ، قُلۡتُ ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ وَأَنۡ تَقۡتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنۡ يَطۡعَمَ مَعَكَ، قُلۡتُ ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ أَنۡ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ.)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ کے برابر قرار دے دو حالانکہ اس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ میں نے کہا: بیشک یہ تو بہت بڑا ہے۔ اوراس کے بعد دوسرا گناہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کو اس اندیشہ سے مارڈالنا کہ ان کو کھلانا (پرورش کرنا) پڑے گا۔ میں نے پوچھا: پھر بڑا گناہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا۔'' (بخاری:2/1657)

ناحق قتل کرنا

﴿مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِى الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَمَنۡ اَحۡيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡيَا النَّاسَ جَمِيۡعًا﴾ (المائدۃ:32)

''جو کوئی کسی کو قتل کرے، جبکہ یہ قتل نہ کسی اور جان کا بدلے ہو اور نہ کسی کے زمین میں فساد پھیلانے کی وجہ سے ہو، تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی کی جان بچالے تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کی جان بچالی۔''

﴿وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا ۝۹۳﴾ (نساء: 93)

''اور جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ اس پر غضب نازل کرے گا اور لعنت بھیجے گا، اور اللہ نے اس کے لیے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

والدین کو گالی دینا

(عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عَمۡرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنۡ أَكۡبَرِ الۡكَبَائِرِ أَنۡ يَلۡعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيۡهِ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَكَيۡفَ يَلۡعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيۡهِ؟ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ.)

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آدمی اپنے ماں باپ پر کس طرح لعنت کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے ماں اور باپ کو گالی دے گا۔'' (بخاری:3/933)

جھوٹ بولنا

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ﴾ (الزمر:3)

''اللہ یقیناً ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیا کرتا جو جھوٹا (اور) ناشکرا ہو۔''

﴿ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾ (آل عمران:61)

''پھر سب التجا کریں اور اللہ کی لعنت ڈالیں ان پر جو جھوٹے ہوں۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا)

(صحیح مسلم:3/2136)

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، اور انسان سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سچا لکھ دیا جاتا ہے، اور جھوٹ برائی کا راستہ دکھاتا ہے اور برائی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے، اور انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.) (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث:32)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بولے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔''

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا

﴿وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ﴾ (الزمر:60)

''اور (اے پیغمبر!) تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تھا ان کے منہ کالے ہوں گے۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولنا

(قَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.) (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث: 111)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بہت حدیثیں بیان کرنے سے یہ امر منع کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر عمداً جھوٹ بولے تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تلاش کرے۔''

جھوٹی گواہی دینا

(عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ ثَلَاثًا أَوْ قَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.)

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے، والدین کی نافرمانی کی جائے اور جھوٹی گواہی دینا، تین بار آپ نے یہی ارشاد فرمایا: یا فرمایا کہ جھوٹ بولنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو بار بار فرماتے رہے، یہاں تک کہ ہم لوگ کہنے لگے کہ کاش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو جاتے۔'' (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 1849)

جھوٹی قسم کھانا

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (آل عمران:٧٧)

''بیشک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ نہ ان سے بات چیت کرے گا، نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا، نہ

انہیں پاک کرے گا اوران کے لئے دردناک عذاب ہے۔“

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ.) (بخاری: 1/ 2256)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص جھوٹی قسم کھائے تاکہ کسی مسلمان کا مال جو اس کے ذمہ واجب ہے اس کو ہضم کرلے، تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔“

خیانت کرنا

﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾ (آل عمران:161)

”اور کسی نبی سے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ مال غنیمت میں خیانت کرے۔ اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن وہ چیز لے کر آئے گا جو اس نے خیانت کرکے لی ہوگی، پھر ہر شخص کو اس کے کئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔“

(عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا خَطَبَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ: لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ.) (مسند احمد، جلد پنجم، حدیث:1375)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں کوئی خطبہ ایسا نہیں دیا جس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ اس شخص کا ایمان نہیں جس کے پاس امانت داری نہ ہو اور اس شخص کا دین نہیں جس کے پاس وعدہ کی پاسداری نہ ہو۔“

ریا کاری

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ﴾

(الماعون:6،5،4)

”پس ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں جو دکھلاوا کرتے ہیں۔“

(عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالُوا وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الرِّيَاءُ. يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جُزِيَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً.) (مسند احمد، جلد نہم، حدیث: 3597)

’’حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ شرک اصغر کا خوف ہے۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! شرک اصغر سے کیا مراد ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ریا کاری۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ریا کاروں سے فرمائے گا (جب لوگوں کو اپنے اعمال کا بدلہ ملے گا) کہ جنہیں دکھانے کے لئے دنیا میں تم اعمال کرتے تھے ان کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا ان کے پاس اس کا کوئی بدلہ ہے؟‘‘

حق کا چھپانا

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝١٥٩﴾ (البقرہ:129)

’’بے شک جو لوگ ان کھلی کھلی باتوں اور ہدایت کو جسے ہم نے نازل کردیا ہے اس کے بعد بھی چھپاتے ہیں کہ ہم نے ان کو لوگوں کے لیے کتاب میں بیان کردیا یہی لوگ ہیں کہ ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔‘‘

تقدیر کا جھٹلانا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث: 2251)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکینِ قریش رسول اللہ ﷺ سے تقدیر کے بارے میں جھگڑا کرنے کے لئے آئے تو یہ آیت نازل ہوئی: (يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى

وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ) (القمر:48) جس دن وہ جہنم میں اوندھے منہ گھسیٹے جائیں گے اور کہا جائے گا دوزخ کا عذاب چکھو بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ پیدا کیا ہے۔"

نفاق

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا﴾

"بے شک منافق دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے، تو ان کے واسطے کوئی مددگار ہرگز نہ پائے گا۔" (النساء:۱۴۵)

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○﴾ (التوبہ:۶۸)

"اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کو دوزخ کی آگ کا وعدہ دیا ہے پڑے رہیں گے اس میں، وہی انہیں کافی ہے اور اللہ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔"

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:2090)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں سے بدترین وہ شخص ہے جو دورُخا آدمی ہے کہ ایک کے پاس آ کر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے پاس کچھ کہتا ہے۔"

(عَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:1469)

"حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میں جس کے دو چہرے ہوں گے تو قیامت کے روز اس کی دو زبانیں ہوں گی آگ کی۔"

چغل خوری

﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ○ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ﴾ (القلم:11)

''اور (اے پیغمبر!) تم کسی ایسے (نابکار) شخص کا کہنا (بھی) نہ ماننا جو بہت زیادہ قسمیں کھانے والا ہے، ذلیل ہے۔ جو طعنے دینے والا چغلی کھانے والا ہے۔''

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ (الھمزہ:1)

''تباہی ہے ہر ایسے شخص کے لئے جو پسِ پشت عیب جوئی کرنے والا اور طعنہ دینے والا ہو۔''

(عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ.) (صحیح مسلم، جلد اول، حدیث:291)

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں چغل خور داخل نہ ہوگا۔''

غیبت

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ﴾

''اور نہ کوئی کسی سے غیبت کیا کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے سو اس کو تو تم ناپسند کرتے ہو۔'' (الحجرات:12)

(عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ.) (سنن ابی داؤد، حدیث:4850)

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے معراج عطا کی گئی تو اس رات میں ایک قوم پر گزرا، ان کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کھرچ رہے تھے، تو میں نے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں اے جبرائیل؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزت وآبرو کے درپے رہتے ہیں۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا الْغِيبَةُ؟ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ

بَهَتَّهُ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:1470)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ یارسول اللہ! غیبت کیا ہے؟ فرمایا کہ اپنے بھائی کا ایسا تذکرہ کرنا جو اسے ناپسند ہو، کہا گیا کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر مسلمان بھائی کے بارے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ اس کے اندر فی الواقع موجود ہو تو؟ فرمایا کہ غیبت جب ہوگی جب تو جو بات کہہ رہا ہے وہ اس کے اندر موجود ہو، اور اگر وہ بات اس کے اندر موجود نہ ہو تو پھر تو نے اس پر بہتان لگایا۔''

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُکَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِي قَصِيرَةً، فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ، قَالَتْ: وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا، فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا.) (ابو داؤد، جلد سوم، حدیث:1471)

''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ صفیہ کا فلاں فلاں عیب ہی آپ کے لیے کافی ہے، یعنی ان کا کوتاہ قد ہونا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک تو نے ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر سات سمندر میں ڈال کر گھلایا جائے تو سمندر پر غالب آجائے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کسی آدمی کی نقل اتاری، تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے پسند نہیں کہ میں کسی آدمی کی نقل اتاروں اور مجھے اس کے عوض کتنا مال ہی کیوں نہ ملے۔''

حسد کرنا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:1022)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم بدگمانی سے بچو، اس لئے کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے، اور کسی کے عیوب کی جستجو نہ کرو، اور نہ ایک دوسرے پر حسد کرو، اور نہ غیبت کرو، اور نہ بغض رکھو، اور اللہ کے بندے بھائی بن کر رہو۔''

تکبّر کرنا

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا﴾ (بنی اسرائیل:۳۷)

''اور زمین پر اکڑ کر نہ چلو۔ یقیناً تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتے ہو۔ ان میں سے ہر ایک بات تیرے رب کے ہاں ناپسند ہے۔''

﴿وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾

''اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا وہی دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔'' (الاعراف:۳۶)

﴿أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ ○﴾ (الزمر:۶۰)

''کیا دوزخ میں تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ نہیں ہے؟''

﴿فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ﴾ (الاحقاف:۲۰)

''پس آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا بدلے اس کے جو تم زمین میں ناحق اکڑا کرتے تھے اور بدلے اس کے جو تم نافرمانی کیا کرتے تھے۔''

(عن حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ وَأَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ.) (صحیح بخاری، حدیث:۶۶۵۷)

''حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کیا میں تم کو جنتی لوگ نہ بتادوں؟ وہ کمزور اور مظلوم ہیں، اگر وہ کسی بات پر اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ اسے پورا کر دیتا ہے اور دوزخ میں جانے والے (نہ بتلادوں؟ وہ) مغرور اور سرکش اور متکبر لوگ ہیں۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ.)

(صحیح مسلم، حدیث:265)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک آدمی نے عرض کیا کہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کی جوتی بھی اچھی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جمیل ہے اور جمال ہی کو پسند کرتا ہے، تکبر تو حق کی طرف سے منہ موڑنے اور دوسرے لوگوں کو کمتر سمجھنے کو کہتے ہیں۔''

ظلم کرنا

﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (الشوریٰ:42)

''الزام (تو) ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتی کرتے پھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

یتیم کا مال کھانا

﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ﴾ (الانعام:152)

''اور یتیم کے مال کے نزدیک (بھی) نہ جاؤ مگر ایسے طور پر کہ (اس کے حق میں) بہتر ہو۔''

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾ (النساء:10)

''بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور عنقریب آگ میں داخل ہوں گے۔''

حرام اور ناجائز طریقے سے مال کھانا

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ..... وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا﴾ (النساء:۳۰،۲۹)

''اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس کی خوشی سے تجارت ہو..................اور جو شخص تعدّی اور ظلم سے یہ کام کرے گا تو ہم اسے آگ میں ڈالیں گے اور یہ اللہ پر آسان ہے۔''

نماز چھوڑنا

(عَنْ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ.) (مسلم:1/247)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انسان اور کفر وشرک کے درمیان نظر آنے والا فرق نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَهْدَ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.) (نسائی:1/466)

''حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان جو معاہدہ ہے کہ ہم ان کو قتل نہیں کرتے (بلکہ ان پر احکام اسلام لاگو کرتے ہیں) وہ نماز ہے کہ جس شخص نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا (ایسے شخص کا کفار میں شمار ہوگا اور ان کا قتل درست ہوجائے گا)۔''

زکوۃ نہ ادا کرنا

﴿وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ﴾ (التوبہ:34)

''اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (زکوۃ ادا نہیں کرتے) انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔''

مسلمان کو تکلیف پہنچانا

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب:58)

''اور جو ایمان دار مردوں اور عورتوں کو ناکردہ گناہوں پر ستاتے ہیں سو وہ اپنے سر بہتان اور صریح گناہ لیتے ہیں۔''

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ! إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ.) (صحیح بخاری:1012/3)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! سب سے برا آدمی وہ ہے کہ لوگ اس کی فحش گوئی سے بچنے کے لئے اس کو چھوڑ دیں۔''

(عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، وَالتَّقْوٰى هَاهُنَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْقَلْبِ، قَالَ: وَحَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.)

''حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی جان، عزت اور مال قابل احترام ہیں، ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے تنہا چھوڑتا ہے، تقوٰی یہاں ہے، نبی ﷺ نے اپنے دل کی طرف اشارہ فرمایا، اور فرمایا: انسان کے بدترین ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

(مسند احمد:6/1849)

(عَنْ أَبِي صِرْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:242)

''حضرت ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی کو نقصان پہنچائے گا اللہ اسے نقصان پہنچائے گا اور جو کسی سے (بغیر کسی شرعی وجہ سے) دشمنی رکھے گا اللہ اس سے دشمنی رکھے گا۔''

(عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ.)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی مسجد میں پیشاب کرنے لگا، لوگ اس کی طرف دوڑے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو پیشاب کرنے سے نہ روکو، پھر ایک ڈول پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا گیا۔ (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:984)

پڑوسیوں کو اذیت پہنچانا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی ضرر رسانیوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔'' (مسلم:1/174)

ولی اللہ کو تکلیف پہنچانا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ.) (صحیح بخاری:3:1449)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی کو ایذاء پہنچاتا ہے تو میں اس کے ساتھ اپنی لڑائی کا اعلان کرتا ہوں۔''

رشتہ داری قطع کرنا

(عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:942)

’’حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔‘‘

گالی دینا

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.) (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث: 47)

’’حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔‘‘

صحابی کو گالی دینا

(عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.) (ترمذی:1832/2)

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو برا نہ کہو اس لئے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو ان کے (یعنی صحابہ) کے ایک مد کے بلکہ آدھے مد کے برابر بھی نہیں ہوگا۔‘‘

مومن کو لعن طعن کرنا

(عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمٰى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:1058)

’’حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور جس شخص نے کسی چیز

سے خودکشی کی تو جہنم کی آگ میں اس کو اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کی طرح ہے اور جس نے کسی مومن کو کفر کے ساتھ متہم کیا تو وہ اس کے قتل کی طرح ہے۔''

(عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث: 2111)

''حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ بہت زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن گواہی دینے والے نہیں ہوں گے اور نہ ہی شفاعت کرنے والے ہوں گے۔''

لڑائی جھگڑا

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ﴾ (النساء: ۹۲)

''اور مسلمانوں کا یہ کام نہیں کہ کسی مسلمان کو قتل کرے مگر غلطی سے (ہوسکتا ہے)۔''

(عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ.) (سنن الترمذي، 1/1457)

''حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے اہل کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ، حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ.)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی طرف لوہے کے ساتھ اشارہ کرے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کو ہاتھ سے رکھ

دے اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔'' (صحیح مسلم:3/2165)

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ.) (صحیح مسلم:3/2154)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چہرہ سے بچے کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔''

لڑائی جھگڑے کے اسباب

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ○﴾ (الحجرات:11،12)

''اے ایمان والو! ایک قوم سے ٹھٹھا نہ کرے، عجب نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کریں، کچھ بعید نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کے نام دھرو، فسق کے نام لینے ایمان لانے کے بعد بہت برے ہیں اور جو باز نہ آئیں سو وہی ظالم ہیں۔ اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچتے رہو، کیونکہ بعض گمان تو گناہ ہیں، اور ٹٹول بھی نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی سے غیبت کیا کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ سو اس کو تو تم ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔''

آبروریزی

(عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا

اِلاِسۡتِطَالَۃَفِي عِرۡضِ الۡمُسۡلِمِ بِغَيۡرِ حَقٍّ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث: 1472)

''حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت وآبرو پر ناحق زبان طعن کو دراز کیا جائے۔ (یعنی مسلمان کی تحقیر وتذلیل کی جائے، جس طرح سود حرام ہے یہ بھی حرام ہے)۔''

سود کھانا

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوا الرِّبٰوۤا اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۝﴾ (آل عمران: ۱۳۱،۱۳۰)

''اے ایمان والو! سود دونے پر دونا نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تمہارا چھٹکارا ہو۔ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

﴿اَلَّذِيۡنَ يَاۡكُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا كَمَا يَقُوۡمُ الَّذِىۡ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَيۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الۡبَيۡعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنۡ جَآءَهٗ مَوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ فَانۡتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمۡرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ عَادَ فَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ﴾ (البقرہ: ۲۷۵)

''جو لوگ سود کھاتے ہیں قیامت کے دن وہ نہیں اٹھیں گے مگر جس طرح کہ وہ شخص اٹھتا ہے جس کے حواس جن نے لپٹ کر کھو دیئے ہیں، یہ حالت ان کی اس لیے ہوگی کہ انہوں نے کہا تھا کہ سوداگری بھی تو ایسی ہی ہے جیسے سود لینا، حالانکہ اللہ نے سوداگری کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے پھر جسے اپنے رب کی طرف سے نصیحت پہنچی اور وہ باز آ گیا تو جو پہلے لے چکا ہے وہ اسی کا رہا اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے اور جو کوئی پھر سود لے وہی لوگ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوۡا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝۲۷۸ فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ۚ وَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَلَكُمۡ رُءُوۡسُ اَمۡوَالِكُمۡ ۚ لَا تَظۡلِمُوۡنَ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ ۝۲۷۹﴾ (البقرۃ: 279،278)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ، ہاں! اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔''

شراب پینا، جوا کھیلنا

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾ (المائدہ:91،90)

''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں، سو ان سے بچتے رہو تا کہ تم نجات پاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روکے سو اب بھی باز آ جاؤ۔''

(عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ.) (نسائی: 1976/3)

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچو خمر سے (یعنی شراب سے) وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔''

تصویر

(عَنْ أَبِی طَلْحَةَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تِمْثَالٌ.) (سنن ابی داؤد، حدیث:4153)

''حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا ہو اور نہ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں کوئی تصویر ہو۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث:1040)

''حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب تصویریں بنانے والے لوگوں کو ہوگا۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے، اس میں جان ڈالو۔'' (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث:1038)

(عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَنَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ.)

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گودنے والی اور گدوانے والی پر اور سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کی ہے اور کتے کی قیمت اور زنا کار کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے اور مصوروں پر لعنت کی ہے۔'' (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:326)

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث:1046)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو میری مخلوق کی طرح چیزیں بناتے ہیں (یعنی تصویریں بناتے ہیں) تو ان کو چاہیے کہ ایک چیونٹی ہی پیدا کر کے دکھائیں یا ایک دانہ گندم یا جو ہی پیدا کر دیں۔''

زنا اور اس کی حد

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى إِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا﴾ (الاسراء:32)

''اور زنا کے قریب نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔''

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (النور:2)

''زانیہ عورت اور زانی مرد، سو (دونوں کے لئے حکم یہ ہے کہ) ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تمہیں اللہ کے دین (کے معاملے) میں ان (کے حال) پر ترس (ذرا بھی) دامن گیر نہ ہوا گر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود رہے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ.) (صحیح مسلم، جلد اول، حدیث:204)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ زانی مومن ہونے کی حالت میں زنا نہیں کرتا ہے۔''

لواطت (بدفعلی)

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:1062)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو تم قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل ومفعول دونوں کو قتل کر ڈالو۔''

پاکدامنہ پر تہمت لگانا

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾ (النور:4)

''اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہیں لاتے تو انہیں اسّی درے مارو اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور وہی لوگ نافرمان ہیں۔''

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ (النور:23)

''جولوگ پاک دامنوں بے خبر ایمان والیوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اوران کے لیے بڑا عذاب ہے۔''

چوری کرنا

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ﴾

''(مسلمانو!) چوری کرنے والا اور چوری کرنے والی دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔'' (المائدہ:38)

﴿قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.) (بخاری:555/3)

''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: زنا کرنے والا زنا نہیں کرتا ہے اس حال میں کہ وہ مومن ہو، شراب پینے والا شراب نہیں پیتا اس حال میں کہ وہ مومن ہو اور چوری کرنے والا چوری نہیں کرتا اس حال میں کہ وہ مومن ہو۔''

ڈاکہ ڈالنا

﴿إِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾ (المائدۃ:33)

''جولوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں، ان کی سزا تو بس یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں، یا ان کے ہاتھ اور پیر مخالف جانب سے کاٹے جائیں، یا وہ جلاوطن کردیئے جائیں۔ یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔''

سرکشی کرنا

﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ (الشوری:42)

''الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق سرکشی کرتے ہیں یہی ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

خودکشی کرنا

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٢٩﴾ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٣٠﴾﴾ (النساء:30،29)

''اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے اور جو شخص تعدی اور ظلم سے یہ کام کرے گا تو ہم اسے آگ میں ڈالیں گے اور یہ اللہ پر آسان ہے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا.) (بخاری:744/3)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص پہاڑ سے گر کر اپنے آپ کو قتل کر ڈالے وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس میں ہمیشہ گرایا جاتا رہے گا اور جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو مار ڈالا تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں اس کو پیتا رہے گا اور ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا اور جس نے اپنے کو لوہے سے قتل کر ڈالا تو اس کا لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اس سے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ میں اپنے آپ کو مارتا رہے گا اور ہمیشہ اس کی یہی حالت رہے گی۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ.) (بخاري:1302/1)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر مارتا ہے، وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا، اور جو شخص نیزہ چبھو کر اپنی جان دیتا ہے، وہ جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا۔''

(عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللّٰهُ بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.) (بخاري: ١/1301)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کے زخم تھا اس نے خود اپنے آپ کو قتل کر لیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی جان مجھ سے پہلے خود لے لی اس لئے میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔''

رشوت

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث: 187)

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے لعنت فرمائی ہے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر۔''

ملاوٹ کرنا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ.)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ملاوٹ اور دھوکہ دہی سے کام لیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' (ابوداؤد: 59:3)

ناپ تول میں کمی کرنا

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝١ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝٣﴾ (المطففين: 3،2،1)

''کم تولنے والوں کے لیے تباہی ہے، وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا کریں، اور جب ان

کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں۔''

مکروفریب

(عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا بَخِيلٌ.) (ترمذی: 2048/1)

''حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فریب کرنیوالا، بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔''

وعدہ خلافی

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 1128)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ عہد شکنی کرنے والے کے لئے قیامت کے دن جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔''

احسان جتلانا

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ﴾

'اے ایمان والو! احسان رکھ کر اور ایذا دے کے اپنی خیرات کو ضائع نہ کرو۔'' (البقرۃ: 264)

جاسوسی کرنا

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَمَعَ إِلٰى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ.) (سنن دارمی، جلد دوم، حدیث: 550)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جب کوئی شخص کان لگا کر کچھ لوگوں کی بات سننے کی کوشش کرے جسے وہ لوگ ناپسند کرتے ہوں تو اس شخص کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔''

نجومی کے پاس جانا

(عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتٰى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.)

''بعض ازواج مطہرات سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی عراف کے پاس جا کر اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو اس کی چالیس رات (یعنی دنوں) کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔'' (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث: 1324)

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَتٰى كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو گویا اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی شریعت سے کفر کیا۔'' (مسند احمد، جلد چہارم، حدیث: 2350)

مردوں کا ریشم اور سونا پہننا

(عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُورِ أُمَّتِي.)

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم کو اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا لے کر اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا پھر فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔'' (سنن ابی داؤد: 3/666)

دیوث

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوثُ وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطٰى.) (سنن نسائی حدیث: 2/473)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین انسانوں کی جانب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔ایک تو وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرے اور دوسرے وہ عورت جو کہ مردوں کا حلیہ بنائے اور تیسرے دیوث شخص (جو اپنے گھر والوں کو بے حیائی سے نہ روکے) اور تین انسان جنت میں داخل نہیں ہوں گے ایک تو والدین کی نافرمانی کرنے والا شخص اور دوسرے ہمیشہ شراب پینے والا مسلمان اور تیسرے احسان کرکے جتلانے والا۔''

جماعت چھوڑنا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَ نَاسًا فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْهَا فَآمُرَ بِهِمْ فَيُحَرِّقُوا عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ بُيُوتَهُمْ وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا لَشَهِدَهَا يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ.) (مسلم:1/1476)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو نمازوں میں موجود نہ پایا تو فرمایا کہ میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر ان آدمیوں کی طرف جاؤں جو نماز سے پیچھے رہ گئے ہیں پھر میں لکڑیاں جمع کرواکے ان کے گھروں کو جلا ڈالنے کا حکم دوں اور اگر ان میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ انہیں گوشت سے پُر ہڈی ملے گی تو وہ اس نماز یعنی عشاء کی نماز میں ضرور حاضر ہوتے۔''

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلّٰى.)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اذان کی آواز سنے اور نماز کے لئے نہ جائے باوجود اس کے کہ کوئی عذر بھی نہ ہو (صحابہ نے پوچھا کہ عذر سے کیا مراد ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کسی چیز کا خوف یا مرض) تو اس کی تنہا پڑھی ہوئی نماز قبول نہ ہوگی۔'' (ابوداؤد:1/ 548)

ماتم کرنا اور نوحہ پڑھنا

(عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ.) (بخاری:1/1234)

''حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص پر نوحہ کیا جائے (یعنی اس نے وصیت کی ہو نوحہ کی تو) اس کو اس نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

(عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ.)

''حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نوحہ کرنے والی اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گی کہ اس پر گندھک کا کرتا اور زنگ کی چادر ہوگی۔ (مسلم: جلد اول، حدیث: 2153)

اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے مبغوض لوگ

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ.)

(صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:1791)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض (یعنی برا) اللہ کے ہاں تین شخص ہیں، حرم میں ظلم کرنے والا، اسلام میں جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا اور کسی شخص کا خون ناحق طلب کرنے والا، تاکہ اس کا خون بہائے۔''

لعنت خداوندی کے مستحق لوگ

﴿فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾ (البقرۃ:89)

''سو کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔''

﴿أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ (ھود:18)

''خبردار! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔''

﴿وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۤءُ الدَّارِ ۝﴾ (الرعد: 25)

''اور جو لوگ اللہ کا عہد مضبوط کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور اس چیز کو توڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم فرمایا اور ملک میں فساد کرتے ہیں ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے برا گھر ہے۔''

﴿قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾

(ص:۷۷۔۷۸)

''ارشاد ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہوا، اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت و پھٹکار رہے۔''

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ﴾ (البقرہ:159)

''بے شک جو لوگ ان کھلی کھلی باتوں اور ہدایت کو جسے ہم نے نازل کر دیا ہے اس کے بعد بھی چھپاتے ہیں کہ ہم نے ان کو لوگوں کے لیے کتاب میں بیان کر دیا یہی لوگ ہیں کہ ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا.)

(صحیح بخاری، جلد اول، حدیث: 428)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا، آپ ان کے افعال سے ممانعت فرماتے تھے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ.) (بخاری، جلد سوم، حدیث:1721)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ چور

پر لعنت کرتا ہے جو ایک انڈہ چرائے اور اس کا ایک ہاتھ کاٹا جائے اور ایک رسی چرائے اور اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔''

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلٰى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.) (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث:1793)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ یہاں سے وہاں تک حرم ہے، اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی بدعت کی جائے، جس نے اس میں کوئی بدعت کی، تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ.) (صحیح بخاری: جلد دوم، حدیث:2097)

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنا بال دوسرے کے بال سے جوڑنے والی پر لعنت کی ہے۔''

(عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ الْمُتَتَابِعَةُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے غیر باپ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا یا غیر مولیٰ کی طرف منسوب کیا تو اس پر مسلسل پے در پے اللہ کی لعنت اور پھٹکار ہے قیامت کے روز تک۔'' (سنن ابی داؤد:3/1705)

(أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ.) (مسلم:3:627)

''ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا کہ نبی ﷺ آپ کو چھپا کر کیا بتاتے تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ میں آگئے اور فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے مخفی طور پر کوئی ایسی چیز نہیں بتائی تھی کہ جو دوسرے لوگوں کو نہ بتائی ہو سوائے اس کے کہ آپ ﷺ نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ اس آدمی نے عرض کیا: اے امیر المومنین! وہ کیا ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے آدمی پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو آدمی اپنے والدین پر لعنت کرتا ہے، ایسے آدمی پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کے لئے ذبح کرے اور ایسے آدمی پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو کسی بدعتی آدمی کو پناہ دیتا ہے اور ایسے آدمی پر بھی اللہ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو آدمی زمین کی حد بندی کے نشانات کو مٹاتا ہے۔''

(عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهُ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث: 1055)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے میں داغ دیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ایسے آدمی پر لعنت کرے کہ جس نے اس گدھے کے چہرے کو داغا ہے۔''

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ.)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، بیچنے اور خریدنے والے پر، اس کے لئے رس نکالنے والے اور رس نکلوانے والے پر اور اسے اٹھانے والے اور اسے اٹھوانے والے پر لعنت فرماتے ہیں۔''

(سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث: 282)

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ تُخُومَ

الْأَرْضِ، لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ، لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ، لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ كَمَّهَ أَعْمٰى عَنِ السَّبِيلِ، لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيمَةٍ، لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ ثَلَاثًا.) (مسند احمد: 2/1023)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو زمین کے بیج بدل دے، وہ شخص ملعون ہے جو غیر اللہ کے نام پر کسی جانور کو ذبح کرے، وہ شخص ملعون ہے جو اپنے والدین کو گالی دے، وہ شخص ملعون ہے جو اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے، وہ شخص ملعون ہے جو کسی نابینا کو غلط راستے پر لگا دے، وہ شخص ملعون ہے جو کسی جانور پر جا پڑے اور تین مرتبہ فرمایا: وہ شخص بھی ملعون ہے جو قوم لوط والا عمل کرے۔''

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ.) (سنن نسائی، جلد سوم، حدیث: 751)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اس شخص پر جو کہ جانور کو مثلہ کرے۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَصْلُحُ سَفْقَتَانِ فِي سَفْقَةٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهٗ وَشَاهِدَهٗ وَكَاتِبَهٗ.)

(مسند احمد: 2/1799)

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک معاملے میں دو معاملے کرنا صحیح نہیں ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ سود کھانے والے، کھلانے والے، سودی معاملے پر گواہ بننے والے اور اسے تحریر کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔''

(عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ إِلَيْهِ.)

(مشکوٰۃ شریف، جلد سوم، حدیث: 343)

''حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا (کہ مجھے صحابہ سے یہ حدیث پہنچی ہے) کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص پر کہ جس نے (بلا عذر و بغیر اضطرار) دیکھا (یعنی بدنظری کی) اور اس پر کہ جس کو دیکھا

گیا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔''

فضول باتوں سے گریز

(عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.) (جامع ترمذی، جلد دوم، حدیث:203)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ لغو باتوں کو چھوڑ دے۔''

انتظار نہ کرو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي، فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.)

(صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:1365)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا مونڈھا پکڑ کر فرمایا کہ تم دنیا میں اس طرح رہو گویا تم مسافر ہو یا راستہ طے کرنے والے ہو، اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو، اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو، اور اپنی صحت کے اوقات سے اپنی مرض کے اوقات کے لیے حصہ لے لے اور اپنی حیات کے وقت سے اپنی موت کے لیے کچھ حصہ لے لے۔''

صبح کا وقت

(عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا.) (ترمذی:1/1228)

''حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! میری امت کے لئے صبح کے وقت میں برکت عطا فرما۔''

دھوکہ نہ کھائیں

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 1361)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کے بارے میں دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں، (ایک) تندرستی، (دوسرے) خوش حالی۔''

اعمال میں ہیشگی

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ، وَقَالَ اكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ.)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عمل جو ہمیشہ کیا جائے، اگرچہ کم ہو، اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان ہی اعمال کی پابندی کرو جن کی تمہیں طاقت ہے۔''

(صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 1412)

جنت میں لے جانے والے اعمال

(عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.) (سنن ابی داؤد: 2/1348)

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا آخری کلام: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔''

(عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.) (بخاری: 1/551)

''ابوبکر بن ابی موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دو

ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر) پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ يُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.) (بخاری: 1/1186)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنایا ہو تو جہنم میں داخل ہوگا۔ اور میں نے عرض کیا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ بنایا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔''

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفّٰى لَهُ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ.) (بخاری: 1/1196)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں کوئی مسلمان جس کے تین بچے مر جائیں مگر اللہ تعالیٰ ان بچوں پر فضل و رحمت کے سبب سے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔''

(عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُکَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَکَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ، أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلَهُ.) (بخاری: 3/1273)

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمام استغفار کا سردار یہ ہے:

''اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُکَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَکَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ''

جب کوئی شخص اس دعا کو شام کے وقت پڑھے اور مر جائے تو جنت میں داخل ہوگا، یا (فرمایا کہ) جنت

والوں میں سے ہوگا اور جب صبح کے وقت پڑھے اور اسی دن مر جائے تو اسی طرح (وہ بھی جنت میں داخل) ہوگا۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَآءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا أَبَدًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا.) (مسند احمد: 1338/4)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے جس پر عمل پیرا ہونے کے بعد میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو، شرک مت کرو، فرض نماز قائم کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ وہ دیہاتی کہنے لگا: واللہ! میں اس میں اپنی طرف سے کبھی کمی بیشی نہیں کروں گا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اسے دیکھ لے۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ فَذٰلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ سَبَّحَ وَحَمِدَ وَكَبَّرَ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوا وَكَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى يَنْفَكَّ الْعَبْدُ لَا يَعْقِلُ وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ.) (ابن ماجہ: 926/1)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بھی ان کو مضبوطی سے اختیار کئے رہے گا جنت میں داخل ہوگا، اور وہ دونوں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے کم ہی لوگ ہیں، نماز کے بعد دس دس بار کہے: سُبحَانَ اللّٰہِ، الحمد للّٰہ، اَللّٰہُ اَکبَرُ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ ان کو اپنے ہاتھوں سے شمار کر رہے تھے۔ یہ زبان سے ڈیڑھ سو ہیں (کیونکہ تیس کلمے ہیں، ہر نماز کے بعد اور پانچ نمازیں ہیں) اور ترازو میں ڈیڑھ ہزار ہیں اور جب اپنے بستر پر آئے تو سو سو بار سُبحَانَ اللّٰہِ، اَلحَمدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکبَرُ کہے، یہ زبان سے تو سو ہیں، لیکن ترازو میں ہزار ہیں۔ تم میں کون ہے جس سے دن میں ڈھائی ہزار خطائیں سرزد ہوتی ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ان کو کوئی کیوں نہ اختیار کرے گا (حالانکہ انتہائی آسان اور انتہائی فضیلت والا عمل ہے)؟ فرمایا: تم میں سے ایک کے پاس نماز کے دوران شیطان آتا ہے اور کہتا ہے: فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر، حتیٰ کہ بندہ بالکل غافل ہو جاتا ہے (نماز تک کا خیال نہیں رہتا، تسبیحات تو دور کی بات ہے) اور بندہ کے پاس بستر میں شیطان آجاتا ہے، اسے سلانے لگتا ہے حتیٰ کہ بندہ (تسبیحات کے بغیر ہی) سو جاتا ہے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا، قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا، قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا، قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.) (مسلم:2367/1)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے آج کس نے روزہ دار صبح کی؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کون جنازہ کے پیچھے گیا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے

آج مریض کی عیادت کی؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سب کام جس آدمی میں جمع ہو جاتے ہیں تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔"

(عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكِبْرِ وَالدَّيْنِ وَالْغُلُولِ.) (مسند احمد: 2409/9)

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔"

(عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ.) (بخاری: 1421/3)

"سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی چیز (یعنی شرمگاہ) کا ضامن ہو تو اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔"

نماز کے فضائل

(عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ.) (بخاري: 140/1)

"نعیم مجمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں (ایک مرتبہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مسجد کی چھت پر چڑھا، تو انہوں نے (وہاں) وضو کیا (اور) کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے لوگ قیامت کے دن پکارے جائیں گے اس حال میں کہ وضو کے نشانات کے سبب سے ان کے چہرے، ہاتھ اور پاؤں روشن ہوں گے، تو تم میں سے جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی چمک میں زیادتی حاصل کرے تو (وضو کی تکمیل کر کے) ایسا کرے۔

(عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ.)

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح پورا پورا وضو کیا تو اس کے تمام بدن کے گناہ جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔'' (مسلم:1/578)

(عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَائَتْ نَوْبَتِي فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهٖ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوئَهٗ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَقُلْتُ مَا أَجْوَدَ هٰذِهٖ فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُولُ الَّتِي قَبْلَهَا أَجْوَدُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ قَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جِئْتَ آنِفًا قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوَضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهٗ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.)

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے اوپر اونٹوں کا چرانا لازم تھا، پس جب میری باری آئی تو میں اونٹوں کو شام کو واپس لے کر لوٹا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوئے لوگوں کے سامنے باتیں کرتے ہوئے پایا، میں نے بھی آپ ﷺ کے قول میں سے یہ بات معلوم کی کہ جو مسلمان وضو کرے پس اچھی طرح ہو اس کا وضو اور پھر کھڑا ہو، پس دو رکعتیں نماز ادا کرے، اس طرح کہ اپنے دل اور چہرہ سے پوری توجہ کرنے والا ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کلام کیسا عمدہ واعلیٰ ہے۔ پس اچانک ایک کہنے والے نے کہا جو میرے آگے تھا کہ اس سے پہلی بات اور بھی اچھی و عمدہ تھی۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے، تو انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ تم ابھی ابھی آئے ہو اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر کہے (أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهٗ) تو اس

کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں، ان میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔‘‘(مسلم:1/553)

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ.)(بخاري:1/635)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو یا شام کو مسجد کی طرف گیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں (سامان) مہمانی تیار کرواتا ہے، جب کبھی بھی صبح یا شام کو جائے۔‘‘

(قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ.)(سنن ابی داود: 1/424)

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو ان کے لئے اچھی طرح وضو کرلے گا اور مستحب وقت میں نماز ادا کرے گا، اطمینان سے رکوع کرے گا اور نماز میں خشوع خضوع اختیار کرے گا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جو ایسا نہیں کرے گا اس کے لئے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں ہے، چاہے تو بخش دے گا اور چاہے گا تو عذاب دے گا۔‘‘

(عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)(سنن ابی داود:1/558)

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اندھیری راتوں میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے روز کامل اور پورے پورے نور کی بشارت اور خوشخبری سنا دو۔‘‘

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْئٌ؟ قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْئٌ، قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا.)

(ترمذی:2/793)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہ جائے گی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں بالکل نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح پانچوں نمازوں کی بھی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ.) (مسند أحمد:2073/3)

''حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جو شخص اس کی پابندی کرے گا تو یہ اس کے لئے قیامت کے دن روشنی، دلیل اور نجات کا سبب بن جائے گی اور جو شخص نماز کی پابندی نہیں کرے گا تو وہ اس کے لئے روشنی دلیل اور نجات کا سبب نہیں بنے گی اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

روزے کے فضائل

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.) (بخاری:1/36)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان اور طلب ثواب کے ساتھ رمضان کا قیام کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔''

قابل رشک چیزیں

(عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ.) (صحیح مسلم، جلد اول، حدیث:1888)

''حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد کرنا جائز نہیں، ایک وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ رات اور دن اسے اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا ہو اور وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا فرمایا ہو اور وہ رات دن اس پر عمل کرنے کے ساتھ اس کی تلاوت کرتا ہو۔''

اللہ کا ذکر

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ۝﴾ (الاعراف:205)

''اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا یاد کرتا رہ اور صبح اور شام بلند آواز کی نسبت ہلکی آواز سے اور غافلوں سے نہ ہو۔''

﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ (الانسان:25)

''اور اپنے رب کا نام صبح اور شام یاد کیا کریں۔''

(عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ، قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ.)

(جامع ترمذی، جلد دوم، حدیث:1327)

''حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے احکام بہت زیادہ ہو گئے ہیں، آپ مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں اسے اختیار کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری زبان ہر وقت اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔''

سلام کرنے کے آداب

﴿وَإِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ﴾ (الانعام:54)

''اور ہماری آیتوں کو ماننے والے جب تیرے پاس آئیں تو کہہ دو کہ تم پر سلام ہے۔''

﴿وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۝﴾ (الرعد:24،23)

''اور ان (جنتیوں) کے پاس فرشتے ہر دروازے سے آئیں گے۔ کہیں گے: تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے پھر آخرت کا گھر کیا ہی اچھا ہے۔''

﴿وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا۝﴾ (النساء:86)

''(مسلمانو!) جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم (جواب میں) اس سے بہتر (طور پر) سلام کرو یا (جو کچھ کہا گیا ہے) اس کو لوٹا دو، بیشک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔''

﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ﴾

''پھر جب گھروں میں داخل ہونا چاہو تو اپنے لوگوں سے سلام کیا کرو جو اللہ کی طرف سے مبارک اور عمدہ دعا ہے۔'' (النور:61)

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.) (صحیح مسلم، جلد اول، حدیث:196)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک کہ ایمان نہیں لاؤ گے، اور پورے مومن نہیں بنو گے جب تک کہ آپس میں محبت نہیں کرو گے۔ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگ جاؤ گے وہ یہ ہے کہ آپس میں ہر ایک آدمی کو سلام کیا کرو۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُورَتِهِ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى أُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.) (صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث:581)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان (کے قد) کی لمبائی ساٹھ گز تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جاؤ اور فرشتوں کو سلام کرو اور جو کچھ وہ جواب دیں اسے غور سے سنو! وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ حضرت آدمؑ نے فرشتوں کے پاس جا کر کہا: السلام علیکم۔ انہوں نے کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ انہوں نے لفظ ''ورحمۃ اللہ'' زیادہ کیا۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلٰى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ.)

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو کھانا کھلائے اور تو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو سب کو سلام کرے۔'' (صحیح مسلم، جلد اول، حدیث:162)

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى أَخِيهِ: رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ.) (مسلم:1153/3)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے پانچ حق ایسے ہیں جو اس کے بھائی پر واجب ہیں: سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کے جواب میں یَرحَمُکَ اللّٰہ کہنا، دعوت قبول کرنا، مریض کی عیادت کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا۔''

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ

عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَيَمَّمَ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ.) (ابوداود: 16/1)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس سے گزرا، اس وقت آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے، اس نے سلام کیا، لیکن آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے تیمم کیا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ وَنَأْمُرُ بِحَاجَتِنَا فَقَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَأَخَذَنِي مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَزَّ قَدْ أَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ.)

(ابوداود: 923/1)

''حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نماز میں سلام کیا کرتے تھے اور ضرورت کی باتیں بھی کر لیا کرتے تھے، میں (حبشہ سے) آیا، آپ ﷺ نماز میں مشغول تھے، میں نے سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا، مجھے نئی اور پرانی باتوں کی فکر ہوئی، جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے نیا حکم اتارتا ہے، اب اللہ تعالیٰ کا نیا حکم یہ ہے کہ نماز میں باتیں نہ کیا کرو، اس کے بعد آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب دیا۔''

(عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشْرٌ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: عِشْرُونَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: ثَلَاثُونَ.) (ابوداؤد: 1783/3)

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس

نے کہا: السلام علیکم۔ آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دس نیکیاں مل گئیں۔ پھر دوسرا شخص آیا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ ﷺ نے اسے بھی جواب دیا تو وہ بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیس نیکیاں مل گئیں۔ پھر تیسرا شخص آیا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ ﷺ نے اس کو جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیس (نیکیاں مل گئیں کہ پورا سلام کیا، سنت تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ سے بھی ادا ہوگئی لیکن پورا سلام کرنے پر اجر زیادہ ہے)۔''

(عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ.) (ابوداؤد: 1785/3)

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کے نزدیک سب سے زیادہ وہ شخص ہے جو ان میں سلام کرنے میں پہل کرے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَ الْأَوَّلُ بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرِ.) (مسند احمد: 24/4)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو اسے سلام کرنا چاہئے پھر اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے، اور جب کسی مجلس سے جانے کے لئے کھڑا ہونا چاہے تب بھی سلام کرنا چاہئے اور پہلا موقع دوسرے موقع سے زیادہ حق نہیں رکھتا۔''

(عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ.) (ابوداؤد: 1798/3)

''(حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں) کہ کئی لوگوں کی جماعت اگر گزرے اور ان میں سے ایک آدمی سلام کرے تو کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک جواب دے دے تو کافی ہے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى

الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:1183)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور کم (تعداد) والے زیادہ (تعداد) والوں کو سلام کریں۔''

اہل کتاب کو سلام کرنے کا طریقہ

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: قُولُوا: وَعَلَيْكُمْ.)

''انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں ہم انہیں کیسے جواب دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم وَعَلَيْكُمْ کہو۔''

(مسلم:3/1156)

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبْدَئُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلٰى أَضْيَقِهٖ.) (مسلم:3/1164)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ کو سلام کرنے میں ابتدا نہ کرو اور جب تمہیں ان میں سے کوئی راستہ میں ملے تو اسے تنگ راستہ کی طرف مجبور کردو۔''

مصافحہ کرنا

(عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:5214)

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو مسلمان نہیں ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں، مگر یہ کہ جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔''

مجلس کے آداب

(عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:1464)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی کوئی بات تم سے کرے پھر ادھر ادھر غائب ہو جائے تو وہ بات امانت ہے۔''

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث:1187)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا دیا جائے تاکہ اس جگہ پر دوسرا آدمی بیٹھ جائے لیکن جگہ دے دو اور کشادگی پیدا کر دو۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث:1199)

''حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو، تو وہ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں جب تک کہ بہت سے آدمی نہ ہوں، اس لئے کہ یہ اسے رنجیدہ کرے گا۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:1441)

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان تفریق کر دے مگر ان دونوں کی اجازت سے۔''

(عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَهُمْ حِلَقٌ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:1419)

''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حلقے بنا کر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے کہ میں تمہیں جدا جدا دیکھتا ہوں (مل کر جماعت کی صورت میں بیٹھیں)۔''

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ.) (جامع ترمذی، جلد دوم، حدیث: 669)

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہیں تھا لیکن اس کے باوجود وہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ اسے پسند نہیں کرتے۔''

گفتگو کے آداب

﴿اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى﴾

''تم دونوں (موسیٰ اور ہارون علیہما السلام) جاؤ فرعون کے پاس کہ وہ بڑا سرکش ہوگیا ہے، پھر (جب اس کے پاس پہنچو تو) اس سے نرمی سے بات کرنا شاید کہ وہ نصیحت قبول کر لے یا (ہمارے عتاب سے) ڈر جائے۔'' (طٰہٰ: 44,43)

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ.﴾ (الاحزاب: 71,70)

''مومنو! خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ (ایسا کرو گے تو) وہ تمہارے کام درست کر دے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمائے گا، اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔''

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾

(الاحزاب: 32)

''(نامحرم مرد سے) بولنے میں نزاکت مت کرو۔ (ایسا کرو گی) تو جس کے دل میں (کسی طرح کا)

کھوٹ ہے وہ (اللہ جانے) تم سے (کس طرح کی) توقعات پیدا کرلے گا۔ اور (ہاں) قاعدے کے موافق بات کرو۔"

﴿قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ﴾

"مناسب بات کہہ دینا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو، اور اللہ بے پروا نہایت تحمل والا ہے۔" (البقرہ 263)

﴿وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ﴾ (لقمان:19)

"اور اپنی آواز پست کر بیشک آوازوں میں سب سے بری آواز گدھوں کی ہے۔"

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ (المومنون:3)

"اور جو بے ہودہ باتوں سے منہ موڑنے والے ہیں۔"

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (ق:18)

"وہ کوئی بات (منہ سے) نکالنے نہیں پاتا مگر اس کے پاس ایک (حاضر باش) نگران (فرشتہ لکھنے کو) تیار رہتا ہے۔"

(عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا.)

(ابوداؤد، جلدسوم، حدیث: 1597)

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مردوں میں سے چیڑ چیڑ باتیں کرنے والے کو مبغوض رکھتے ہیں جو اپنی زبان کو (دائیں سے بائیں) حرکت دیتا رہتا ہے۔ جس طرح گائے اپنی زبان کو حرکت دیتی رہتی ہے۔"

چھینک کے آداب

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ

اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.) (بخاری:1176/3)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے تو الحمدللہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی یَرحَمُکَ الله کہے، تو جب اس نے یَرْحَمُکَ اللهُ کہا، (تو چھینکنے والا) یَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت کرے اور تمہارے دل کی اصلاح کرے) کہے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:1621)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب چھینک لیتے تو اپنا دست مبارک یا اپنا کپڑا اپنے منہ پر رکھ لیتے اور اپنی آواز پست اور نیچی رکھتے۔''

کھانے پینے کے آداب

دستر خوان بچھانا

(عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكْرُجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ، قُلْتُ لِقَتَادَةَ: عَلَامَ يَأْكُلُونَ؟ قَالَ عَلَى السُّفَرِ.)

(صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 394)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کبھی چھوٹی چھوٹی طشتریوں میں اور خوان (میز، ٹیبل وغیرہ) پر اور نہ پتلی پتلی روٹیاں کھائیں۔ میں نے پوچھا: تو پھر آپ ﷺ کس چیز پر کھاتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ سفرے (دستر خوان) پر۔''

بسم اللہ پڑھنا

(عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ:

أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ.) (مسلم:3:765)

''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کہ جب آدمی اپنے گھر داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے، تو شیطان کہتا ہے کہ آج تمہارے اس گھر میں رات گزارنے کی جگہ نہ ملی، اور جب کھانا کھانے کے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے کہ رات گزارنے کی جگہ اور شام کا کھانا مل گیا۔''

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ.)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ کا ذکر کرے (بِسْمِ اللّٰهِ) پس اگر بھول جائے ذکر اللہ کرنا اس کے شروع میں، تو یہ کہے: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔) (ابوداؤد:3/375)

دائیں ہاتھ سے کھانا

(عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي يَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ.)

''عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ ﷺ کی نگرانی میں تھا، اور میرا ہاتھ پیالے میں چاروں طرف پڑتا تھا تو مجھ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لڑکے! اللہ کا نام لے (بسم اللہ پڑھ) اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور جو تیرے قریب ہے اس میں سے کھا۔ (مسلم:3:772)

تین انگلیوں سے کھانا

(عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث:800)

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ

کھاتے تھے اور اپنے ہاتھ مبارک صاف کرنے سے پہلے چاٹ لیتے تھے۔''

برکت کھانے کے درمیان میں

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَخُذُوا مِنْ حَافَتِهِ وَذَرُوا وَسَطَهُ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِهِ.) (سنن ابن ماجه، جلد سوم، حدیث: 158)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کھانا رکھا جائے تو اس کے اطراف سے کھاؤ اور درمیان کو چھوڑے رکھو اس لئے کہ برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے۔''

گرا لقمہ اٹھانا

(عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ.) (مسلم: 3/804)

''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی آدمی کا لقمہ نیچے گر جائے تو اسے اٹھا کر گندگی وغیرہ صاف کر کے کھالے، اس لقمے کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے، اور اپنا ہاتھ تولیہ رومال سے صاف نہ کرے جب تک کہ اپنی انگلیاں چاٹ نہ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ برکت کس کھانے میں ہے۔''

مکھی کا گرنا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث: 451)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں گر جائے تو اسے ڈبو دو، (کھانے میں) اس لیے کہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک

میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء ہے، اور بیشک وہ اپنا بیماری والا پر ڈالتی ہے، لہٰذا چاہیے کہ اسے پورا غوطہ دیدے۔"

ٹیک نہ لگانا

(عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا .)

"حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔" (سنن دارمی، جلد اول، حدیث: 1982)

منہ کے بل لیٹ کر کھانا

(عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَطْعَمَيْنِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلٰى بَطْنِهِ .)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے دو کھانوں سے، ایک ایسے دسترخوان پر جس پر شراب پی جارہی ہو، دوسرے اوندھے منہ، یعنی منہ کے بل لیٹ کر کھانے سے۔" (سنن ابی داؤد: 3:382)

اکڑوں بیٹھنا

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فَجَثَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ يَأْكُلُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا .) (ابن ماجہ، جلد سوم، حدیث: 144)

"حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بکری ہدیہ کی گئی۔ آپ ﷺ اکڑوں بیٹھ کر (دونوں زانوں کھڑے کر کے) کھانے لگے۔ ایک دیہاتی نے کہا: یہ بیٹھنے کا کیسا انداز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے مہربان بندہ بنایا ہے اور مجھے تکبر وعناد کرنے والا، مغرور نہیں بنایا۔"

بائیں ہاتھ سے نہ کھانا پینا

(عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ.)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پیے، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

(جامع ترمذی، جلداول، حدیث: 1877)

کھڑے ہوکر نہ کھانا پینا

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا، قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا: فَالْأَكْلُ، فَقَالَ: ذَاكَ أَشَرُّ أَوْ أَخْبَثُ.) (صحیح مسلم، جلدسوم، حدیث: 778)

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑے ہوکر پانی پیے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کھڑے ہوکر کھانا کھانے کے بارے میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو اور بھی زیادہ برا اور بدتر ہے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ.) (مسلم: 782/3)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی کھڑے ہوکر نہ پیے اور جو آدمی بھول کر پی لے تو وہ اسے قے کرڈالے۔''

آب زمزم کو کھڑے ہوکر پینا

(أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ، قَالَ عَاصِمٌ: فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ: مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلٰى بَعِيرٍ.)

(صحیح بخاری، جلداول، حدیث: 1548)

''ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا، تو

آپ ﷺ نے پی لیا اس حال میں کہ آپ ﷺ کھڑے تھے۔ عاصم نے بیان کیا کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر بیان کیا کہ اس دن رسول اللہ ﷺ اونٹ پر سوار تھے۔''

تین سانس میں پینا

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ: إِنَّهُ أَرْوٰى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث:790)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (پانی وغیرہ) پینے میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس طرح کرنے سے سیر زیادہ ہوتی ہے اور پیاس بھی زیادہ بجھتی ہے اور پانی زیادہ ہضم ہوتا ہے۔''

برتن میں سانس نہ لینا

(عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ.) (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث:157)

''ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے۔''

مل جل کر کھانا

(عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ، قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ، قَالُوا نَعَمْ، قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ.) (ابو داؤد، جلد سوم، حدیث:372)

''حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم کھانا تو کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شاید تم الگ الگ کھاتے ہو۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا کہ اپنے کھانے پر جمع ہو جایا کرو اور کھانے کے وقت اللہ کا نام لیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے کھانے

میں برکت ڈال دے گا۔"

دائیں طرف سے ابتدا

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ.)

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایسا دودھ پیش کیا گیا کہ جس میں پانی ملایا ہوا تھا، آپ ﷺ کے دائیں طرف ایک دیہاتی آدمی اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے، تو آپ ﷺ نے خود پی کر دیہاتی آدمی کو عطا فرمایا اور آپ ﷺ نے فرمایا: دائیں طرف سے شروع کرنا چاہئے اور پھر بائیں طرف سے۔"

(صحیح مسلم:3/792)

تقسیم کرنے والا آخر میں پیئے

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:333)

"حضرت عبداللہ بن اَبی اَوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قوم کو (پانی یا مشروب) پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔"

خادم کو کھانے میں شریک کرنا

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ خَادِمُ أَحَدِكُمْ بِطَعَامِهِ فَلْيَبْدَأْ بِهِ فَلْيُطْعِمْهُ أَوْ لِيُجْلِسْهُ مَعَهُ فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ.)

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اور نوکر کھانا لے کر آئے تو اسے چاہئے کہ سب سے پہلے اسے کچھ کھلا دے یا اپنے ساتھ بٹھا لے کیونکہ اس نے اس کی گرمی اور دھواں برداشت کیا ہے۔" (مسند احمد، حدیث:3680)

ایک کا کھانا دو کو کافی ہے

(عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةً وَطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً) (صحیح مسلم، حدیث: 5371)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے، اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے، اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔''

دعوتِ طعام

(عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ دُعِیَ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.) (سنن ابی داود، حدیث: 3740)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو دعوت پر بلایا جائے وہ اس کو قبول کرے، پھر چاہے تو کھالے، چاہے تو نہ کھائے۔''

فخریہ کھانا

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ.) (ابوداؤد: 362/3)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا فخر و دکھلاوے کے لیے کھلانے والوں کے کھانے سے کہ ان کا کھانا کھایا جائے۔''

ٹوٹا ہوا برتن

(عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث: 330)

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ پیالہ کے سوراخ یا اس کے ٹوٹے ہوئے حصہ سے پیا جائے، اور اس بات سے کہ پانی یا مشروب میں پھونکا

جائے۔''

سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا

(عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.)

(صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:611)

''حضرت ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے اور انہوں نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور نہ ریشم و دیباج پہنو، اس لئے کہ یہ کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔''

سالن بنانے میں پڑوسی کا خیال رکھنا

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ وَإِنِ اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَأَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ.) (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث:1912)

''حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھے، اور اگر کوئی نیک کام نظر نہ آئے تو اپنے مسلمان بھائی سے ہی خندہ پیشانی سے مل لیا کرو، اور جب گوشت خریدو یا ہنڈیا پکاؤ تو شوربہ زیادہ کرلیا کرو اور اس میں سے چلو بھر اپنے پڑوسی کو دے دو۔''

دو کھجوریں ملا کر کھانا

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.) (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث:2389)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے، جب تک اس کا ساتھی اس کو اجازت نہ دے۔''

زیادہ کھانا

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَائَکَ، فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)

(جامع ترمذی، جلد دوم، حدیث: 376)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ڈکار لی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ڈکار کو ہم سے دور رکھو کیونکہ دنیا میں زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکے رہیں گے۔''

بھوک سے پناہ

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِکَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّہُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُ بِکَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَة.)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے کیونکہ وہ برا ساتھی ہے اور پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ پوشیدہ بری خصلت ہے۔'' (سنن ابی داؤد، جلد اول، حدیث: 1543)

مومن اور کافر کا کھانا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.) (بخاری: 376/3)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمان ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

کھانے میں عیب نہ نکالیں

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ.) (بخاری: 818/2)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر اس کی طرف رغبت ہوتی تو تناول فرما لیتے ورنہ اس کو چھوڑ دیتے۔''

دو چیزیں ملا کر کھانا

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ فَيَقُولُ: نَكْسِرُ حَرَّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدَ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا.)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ تربوز کو تر کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ہم کھجور کی گرمی کو تربوز کی ٹھنڈک سے اور تربوز کی ٹھنڈک کو کھجور کی گرمی سے توڑتے ہیں۔'' (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث: 443)

(عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ.)

''حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھا رہے تھے۔'' (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث: 833)

پسندیدہ کھانے

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقَرْعَ.)

(ابن ماجہ: 183/3)

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کدو پسند فرماتے تھے۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً.) (صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث: 596)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دعوت میں تھے آپ ﷺ کے سامنے دست پیش کیا گیا اور آپ ﷺ کو دست کا گوشت مرغوب تھا تو آپ ﷺ اس میں سے نوچ نوچ کر کھانے لگے۔''

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.) (صحیح بخاری: 410/3)

''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میٹھی چیز اور شہد پسند کرتے تھے۔''

ثرید

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ.) (صحیح بخاری: 407/3)

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جس طرح ثرید کو دیگر کھانوں پر۔''

زیتون

(عَنْ أَبِي أَسِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَائْتَدِمُوا بِهِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ.) (سنن دارمی: 1/ 1963)

''حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روغن زیتون کھایا کرو کیونکہ یہ برکت والا ہے اور اسے سالن میں استعمال کیا کرو اور اسے لگایا کرو کیونکہ یہ برکت والے درخت سے نکلتا ہے۔''

سرکہ

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْأُدُمُ أَوِ الْإِدَامُ الْخَلُّ.)

''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن سرکہ کا ہے۔'' (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث: 853)

پسندیدہ مشروب

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ.)

''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میٹھی اور ٹھنڈی چیز رسول اللہ ﷺ مشروبات میں سب سے زیادہ پسند کیا کرتے تھے۔'' (ترمذی، حدیث:1895)

موسم کا پہلا پھل

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِأَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثِمَارِنَا وَفِي مُدِّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ.) (صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث:842)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہلا پھل لایا جاتا تھا تو آپ ﷺ فرماتے: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں اور ہمارے پھلوں میں اور ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت در برکت عطا فرما۔ پھر آپ ﷺ وہ پھل جو آپ ﷺ کے پاس موجود ہوتا لڑکوں میں سے سب سے چھوٹے کو عطا فرماتے۔''

گندگی کھانے والے جانور کا گوشت

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ.)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے نجاست خور جانور کے دودھ سے منع فرمایا ہے۔'' (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:394)

گدھے کا گوشت

(عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنَّهُ قَالَ: أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ.) (سنن ابی داؤد، حدیث:4604)

''حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! تمہارے لیے پالتو گدھوں کا گوشت حلال نہیں ہے اور نہ ہی ہر اس درندے کا گوشت جو دانتوں والا ہو (یعنی چیر پھاڑ کرنے والا ہو)۔''

درندے اور پرندے کا گوشت

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث: 497)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک دانت والے درندے اور ہر ایک پنجے والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

بدبودار چیزیں

(عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَقَالَ مَرَّةً مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُو آدَمَ.) (صحیح مسلم، جلد اول، حدیث: 1249)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اس لہسن کے درخت میں سے کھایا، اور ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے پیاز، لہسن اور گندنا کھایا تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، کیونکہ فرشتے ان چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جن سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔''

کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹنا

(عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث: 803)

''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انگلیاں چاٹنے اور پیالہ صاف کرنے کا حکم فرمایا اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم نہیں جانتے کہ برکت کس حصے میں ہے۔''

کھانے کے بعد کی دعا

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:632)

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے یہ کھانا کھایا، پھر کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے یہ کھانا مجھے کھلایا اور مجھے عطا کیا بغیر میری کسی قوت وطاقت کے، تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ (صغیرہ) معاف کردیے جاتے ہیں۔''

کھانے کے بعد ہاتھ دھونا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهٖ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهٗ شَيْئٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهٗ.) (ترمذی، حدیث:1860)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان بہت حساس اور جلد ادراک کرنے والا ہے، پس تم اس سے اپنی جانوں کی حفاظت کرو، جو آدمی اس حالت میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے نفس کو ملامت کرے۔''

سونے اور جاگنے کے آداب

بچوں پر پابندی

(عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوهُمْ فَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ.) (بخاری: 3/ 601)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رات کی تاریکی آجائے یا تمہارے سامنے شام ہو جائے، تو اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روکو، اس لئے کہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں، جب رات کی ایک گھڑی گذر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر

دروازے بند کردو، اس لئے کہ شیطان بند کئے ہوئے دروازے نہیں کھولتا، اور اپنے مشک کے منہ بسم اللہ پڑھ کر بند کرلیا کرو، اور اللہ کا نام لے کر برتن ڈھانک دیا کرو، اگرچہ چوڑائی میں ہی کوئی چیز کیوں نہ ہو، اور اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو (تاکہ کہیں سوتے میں آگ لگ جانے کا سبب نہ بن جائے)۔''

صبح شام کی دعا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ: اَللّٰهُمَّ بِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوتُ وَإِلَيْکَ النُّشُورُ، وَإِذَا أَمْسٰى قَالَ: اَللّٰهُمَّ بِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوتُ وَإِلَيْکَ النُّشُورُ.) (ترمذی:1343/2)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سکھایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ بِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوتُ وَإِلَيْکَ الْمَصِيرُ (یعنی اے اللہ! ہم تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے پھر تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے) اور جب شام ہو تو یہ دعا پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ بِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوتُ وَإِلَيْکَ النُّشُورُ (یعنی اے اللہ! تیرے ہی بھروسے پر جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے پھر تیری ہی طرف اکٹھے ہو کر آئیں گے)۔''

باوضو سونا

(عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَإِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ)

(صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 1261)

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو وصیت کی، اور فرمایا کہ جب تو بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْکَ

وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْکَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْکَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْکَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْکَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْکَ إِلَّا إِلَيْکَ آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّکَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، اے اللہ! میں نے اپنی جان کو آپ کے سپرد کیا اور اپنے معاملے کو آپ کے حوالے کیا اور میں نے اپنی پیٹھ کو آپ کی طرف خوف اور رغبت کے ساتھ آپ کی پناہ میں دیا۔ نہیں ہے کوئی ٹھکانہ اور نجات کی جگہ آپ سے مگر آپ ہی کی بارگاہ میں۔ ایمان لایا میں آپ کی اس کتاب پر جس کو آپ نے نازل کیا اور ایمان لایا میں آپ کے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کو آپ نے بھیجا۔ (چنانچہ اگر تو یہ دعا پڑھنے کے بعد مرجائے گا تو فطرت پر مرے گا)۔''

سونے کا طریقہ

(عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.)

(جامع ترمذی، جلد دوم، حدیث: 1350)

''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ لیتے اور یہ کلمات تین بار کہتے: اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، (یعنی اے اللہ! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا اٹھائے گا)۔''

سونے اور بیدار ہونے کی دعا

(عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 1264)

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب اپنے بستر پر جاتے تو دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے پھر فرماتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ أَمُوتُ وَأَحْيَا. اور جب نیند سے

بیدار ہوتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ."

سوتے وقت سرمہ لگانا

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ) (مسند احمد، 1407/2)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی، جس سے آپ ﷺ (روزانہ) سوتے وقت (اثمد نامی) سرمہ لگایا کرتے تھے، آپ ﷺ ہر آنکھ میں تین سلائی سرمہ لگاتے تھے۔"

بستر جھاڑنا

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَوٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهٖ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهٗ وَلْيُسَمِّ اللّٰهَ فَإِنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا خَلَفَهٗ بَعْدَهٗ عَلٰى فِرَاشِهٖ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث: 2391)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو چاہئے کہ اپنے تہبند کے اندرونی حصہ سے اپنے بستر کو جھاڑے اور بسم اللہ پڑھے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کونسا (جانور) اس کے بعد بستر پر اس کا جانشین بنا تھا۔"

پیٹ کے بل نہ لیٹنا

(عَنْ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى بَطْنِي فَرَكَضَنِي بِرِجْلِهٖ وَقَالَ: مَا لَكَ وَلِهٰذَا النَّوْمِ؟ هٰذِهٖ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللّٰهُ أَوْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ.) (سنن ابن ماجہ، جلد سوم، حدیث: 603)

"حضرت طخفہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسجد میں پیٹ کے بل سوتا ہوا پایا تو اپنے پاؤں سے مجھے ہلایا اور فرمایا: تم اس طرح کیوں سوتے ہو؟ یہ سونے کا وہ انداز ہے جو اللہ کو پسند نہیں، یا فرمایا کہ جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔"

قصہ گوئی نہ کریں

(عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا يُحِبُّ الْحَدِيثَ بَعْدَهَا.) (مسند احمد، جلد نہم، حدیث:19)

''حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔''

دن کو کام رات کو آرام

﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ○ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ○ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ○﴾

''اور تمہاری نیند کو راحت کا باعث بنایا، اور ہم نے رات کو (تمہارے) لئے پردہ (پوش) بنایا، اور دن کو روزی کمانے کے لیے بنایا۔'' (النباء:9،11)

﴿اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○﴾ (النمل:86)

''کیا نہیں دیکھتے کہ ہم نے رات بنائی تاکہ اس میں چین حاصل کریں اور دیکھنے کو دن بنایا، البتہ اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا.)

(صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:1087)

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ: کیا مجھے خبر نہیں دی گئی تو رات کو عبادت کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، رات کو نماز پڑھ اور سو جا، اور روزہ رکھ اور افطار کر، اس لئے کہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے، اور تیری بیوی کا تجھ پر حق

ہے۔‘‘

بیت الخلاء جانے کے آداب

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.)

’’حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ کہتے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. (اے اللہ! میں ناپاک چیزوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔‘‘ (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث:146)

(عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا.)

’’حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ اس کی طرف اپنی پشت کرے، بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرے (جبکہ قبلہ شمال یا جنوب میں ہو، ورنہ مشرق اور مغرب کی طرف منہ نہ کریں)۔‘‘ (صحیح بخاری:1/148)

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ.) (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث:151)

’’حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے (اپنی بیویوں سے) فرمادیا تھا کہ تمہیں قضائے حاجت کے لئے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔‘‘

(عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ.)

’’حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے، اور جب بیت الخلاء جائے تو شرمگاہ کو اپنے داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ

اپنے داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔'' (بخاری:1/157)

معاملات

سود

﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۝﴾ (البقرہ:۲۷۵)

''حالانکہ اللہ نے سوداگری کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔''

میانہ روی

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۝﴾

''اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں بلکہ ان کا خرچ اس (افراط وتفریط) کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔'' (الفرقان:٦٧)

ہاتھ کی کمائی

(عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ.)

(صحیح بخاری، جلد اول، حدیث:1992)

''حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص سے بہتر کھانا کسی نے نہیں کھایا جو اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے کھائے اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھاتے تھے۔''

قبضہ سے پہلے فروخت

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَيَقْبِضَهُ.) (صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث:1351)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی غلہ خرید اتو وہ پورا پورا لینے اور قبضہ کر لینے تک فروخت نہ کرے۔''

معاملے پر معاملہ

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ.) (مسلم:1319/2)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اس کی اجازت کے بغیر بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح دے۔''

عیب دار چیز کی فروخت

(عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ بَاعَ مِنْ أَخِيهِ بَيْعًا فِيهِ عَيْبٌ إِلَّا بَيَّنَهُ لَهُ.)

(ابن ماجه:404/2)

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ عیب دار چیز اپنے بھائی کو فروخت کرے، الا یہ کہ اسے بتا دے۔''

کھیتی باڑی

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ.)

(صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث:1480)

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان جو بھی میوہ دار درخت لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے اور اس سے پرندے، آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں اس کا ثواب اس کو ملتا ہے۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا افْتُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِرَّهُمْ فِيهَا عَلٰى أَنْ يَعْمَلُوا عَلٰى نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا.)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ انہیں اس شرط پر وہیں رہنے دیں کہ وہ لوگ وہاں سے حاصل ہونے والے پھلوں اور غلے کی پیداوار کے نصف حصے پر کام کریں۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس شرط پر جب تک ہم چاہیں گے رہنے دیتا ہوں۔'' (صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث: 1472)

(عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ.) (سنن الترمذي: 1393/1)

''حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان کی زمین میں کاشت کی اس کے لئے کھیتی میں سے کچھ نہیں ہے اور اس کے لئے اس کا خرچ ہے۔''

(عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ.) (سنن ابی داؤد: 1306/2)

''حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لاوارث زمین کو آباد کرے گا تو وہ اسی کا حق ہوگا اور ظلم کے درخت کا (جو اس نے جبراً لگا دیا ہو) کوئی حق نہ ہوگا۔''

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَاءِ، وَالْكَلَإِ، وَالنَّارِ، وَثَمَنُهُ حَرَامٌ.) (سنن ابن ماجہ: 630/2)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں: پانی، گھاس اور آگ۔ اور اس کی قیمت حرام ہے۔''

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ، فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: مَا زَهْوُهَا؟ قَالَ: تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ، أَرَأَيْتَكَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ؟) (مسلم: 1484/2)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کھجور کی بیع سے منع کیا یہاں تک کہ رنگ نہ پکڑ لے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: رنگ آنے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا: اس کا سرخ یا زرد ہو جانا، آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ پھل کو روک لے تو تُو اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض حلال کرے گا؟''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ.)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کتا پالا تو اس کے عمل سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے، البتہ کھیتی اور مویشیوں کی حفاظت کرنے والے کتے کا یہ حکم نہیں۔'' (صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث: 1539)

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ أَمَرَ أَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ.) (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث: 1418)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع نہیں کیا بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کا حکم دیا۔''

(عَنْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ فَيَقُولُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهٰذِهِ لَکَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)

(صحیح بخاری، جلد اول، حدیث: 2234)

''حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اہل مدینہ میں ہمارے یہاں کاشت بہت ہوتی تھی اور ہم سے ایک شخص اپنی زمین کرایہ پر دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ ٹکڑا میرا ہے اور یہ تیرا ہے۔ چنانچہ اس زمین میں کبھی پیدا ہوتا اور دوسری زمین میں پیدا نہ ہوتا، اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو منع فرمایا۔''

متفرق مسنون اعمال

دائمی سنتیں

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ، قَالَ زَكَرِيَّا: قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ.) (صحیح مسلم، جلد اول، حدیث:604)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں فطرتی ہیں: مونچھیں کتروانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخنوں کا کاٹنا، جوڑ دھونا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال صاف کرنا، پانی سے استنجا کرنا۔ زکریا نے کہا: مصعب بیان کرتے ہیں کہ دسویں چیز میں بھول گیا شاید وہ کلی کرنا ہو۔''

سات اہم چیزیں

(سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ.)

(صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:828)

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے ان سات چیزوں سے منع فرمایا ہے؛ سونے کی انگوٹھی، حریر، استبرق، دیباج (ریشم کی اقسام) سرخ گدے، قسی اور چاندی کے برتن سے، اور ہمیں سات (ہی) باتوں کا حکم دیا ہے: مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے پیچھے چلنا، چھینکنے والے کا جواب دینا، سلام کا جواب دینا، دعوت کا قبول کرنا، قسم کو پورا کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔''

سفر کے لیے جمعرات کو نکلنا

(أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ.) (صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث:216)

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کم ہوتا تھا کہ رسول ﷺ جمعرات کے سوا اور کسی دن سفر کیلئے نکلیں۔''

ارادہ

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:1438)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اللہ بزرگ و برتر کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں، پھر ان کو بیان کر دیا ہے، چنانچہ جس شخص نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے مطابق ابھی عمل نہیں کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے، اور اگر اس نے عمل بھی کر لیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا تک لکھ دیتا ہے، اور جس شخص نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہیں کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھ لیتا ہے، اور اگر نیت کر کے عمل بھی کر لیا تو اس کے لئے ایک برائی لکھتا ہے۔''

ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ

(عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ، قَالُوا: وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ

فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:1830)

''حضرت ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، پس اس کے اوپر لازم ہے کہ ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اتنے صدقے کرنے کی طاقت کس کو ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مسجد میں پڑی ہوئی ناک کی ریزش کو مٹی میں داخل کرنا اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا صدقہ ہے اور اگر تم ایسا نہ کر پاؤ تو چاشت کی دو رکعتیں تمہارے لئے کافی ہیں۔''

مالداری

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ.) (صحیح مسلم، جلد اول، حدیث:2413)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مال واسباب کی کثرت کے سبب سے تونگری نہیں ہے بلکہ تونگری اصل میں دل کی تونگری ہے۔''

مفلس آدمی

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاتِهِ وَصِيَامِهِ وَزَكَاتِهِ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيَقْعُدُ فَيَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ.) (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث: 2078)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ہم میں مفلس وہ آدمی ہے کہ جس کے پاس مال اسباب نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کا مفلس وہ آدمی ہوگا کہ جو نماز، روزے، زکوۃ

وغیرہ سب کچھ لے کر آئے گا، لیکن اس آدمی نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا تو ان سب لوگوں کو اس آدمی کی نیکیاں دے دی جائیں گی، اور اگر اس کی نیکیاں ان کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی ختم ہو گئیں تو ان لوگوں کے گناہ اس آدمی پر ڈال دیے جائیں گے، پھر اس آدمی کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

میدانِ محشر میں سوال

(عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيمَ فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيمَ أَبْلَاهُ.) (ترمذی، جلد دوم، حدیث: 313)

''حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے قدم بارگاہ خداوندی سے ہٹ نہ سکیں گے یہاں تک کہ اس سے اس کی عمر کے بارے میں سوال ہوگا کہ اس نے کس چیز میں اسے صرف کیا، اپنے حاصل کردہ علم پر کتنا عمل کیا، مال کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا اور اپنا جسم کس چیز میں پرانا کیا۔''

اولیاء سے محبت

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث: 1449)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے: جس نے میرے دوست سے دشمنی کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔''

دوستی

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّجُلُ عَلٰى دِينِ خَلِيلِهٖ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث: 1429)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اپنے

دوست کے دین پر ہوتا ہے پس ہر ایک دیکھ لے کہ کسی سے دوستی کرتا ہے۔''

(عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:1428)

''حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سوائے مومن آدمی کے کسی کی صحبت مت اختیار کر، اور تیرا کھانا سوائے پرہیزگار کے کوئی نہ کھائے۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ أَنَّ الدُّورَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ سُتُورٌ.) (سنن ابی داؤد:3/1774)

''حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم کے دروازہ پر آتے تو دروازہ کی طرف منہ کر کے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دروازہ کے دائیں بائیں طرف کھڑے ہوتے اور فرماتے: السلام علیکم، اور یہ اس لیے کہ کیونکہ اس زمانہ میں دروازوں پر پردے نہ ہوتے تھے۔''

(عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:1202)

''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اس قرض کے سلسلہ میں حاضر ہوا جو میرے والد پر تھا، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں میں، گویا کہ آپ ﷺ نے اسے ناپسند سمجھا۔''

ماتحتوں سے اخلاق

(عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَنَا

غُلَامٌ لَيْسَ كُلُّ أَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي أَنْ أَكُونَ عَلَيْهِ مَا قَالَ لِي فِيهَا أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِي لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا أَوْ أَلَّا فَعَلْتَ هٰذَا.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث: 1371)

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی دس برس خدمت کی مدینہ منورہ میں اور میں کم عمر لڑکا تھا اور میرا ہر کام میرے مالک حضور ﷺ کی خواہش کے مطابق نہیں ہوتا تھا لیکن آپ ﷺ نے کبھی مجھے نہ اُف کیا اور نہ ہی کبھی یہ فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا یا ایسا کیوں نہیں کیا۔''

غصہ کو دبانا

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ، قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.)

''حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے میں پہلوان کس کو شمار کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ جو مردوں کو پچھاڑ دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے نفس پر قابو رکھے۔

(سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث: 1376)

(عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ.) (ابو داؤد: 3/ 1379)

''حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے، پھر اگر بیٹھنے سے غصہ زائل ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر لیٹ جائے۔''

(عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتّٰى خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُهُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ مَا هِيَ يَا رَسُولَ

اللہِ؟قَالَ یَقُولُ: اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:1377)

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے گالم گلوچ کیا تو دونوں میں سے ایک کو شدید غصہ آ گیا، یہاں تک کہ مجھے خیال آیا کہ اس کی ناک مارے غصہ کے پھٹ پڑے گی۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک کلمہ ایسا جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے پڑھ لے تو اس کا موجودہ غصہ جاتا رہے گا۔ انہوں کہا کہ وہ کیا ہے یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ یہ ہے: اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ اے اللہ! میں شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں۔''

(عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَھُوَ قَادِرٌ عَلٰی أَنْ یُنْفِذَہُ دَعَاہُ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی رُءُوسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یُخَیِّرَہُ اللہُ مِنَ الْحُورِ الْعِینِ مَا شَاءَ.) (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث:1374)

''حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے غصہ کو پی لیا حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ روز قیامت ساری مخلوقات کے سامنے اسے بلائیں گے اور اسے اختیار دیں گے جو حور تو چاہے پسند کر لے۔''

مریض کی عیادت

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِیضًا لَمْ یَحْضُرْ أَجَلُہُ فَقَالَ عِنْدَہُ سَبْعَ مِرَارٍ: أَسْأَلُ اللہَ الْعَظِیمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیمِ أَنْ یَشْفِیَكَ إِلَّا عَافَاہُ اللہُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ.) (سنن ابی داؤد، جلد دوم، حدیث:1338)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لیے جائے تو اس کے پاس بیٹھ کر یہ دعا سات مرتبہ پڑھے: أَسْأَلُ اللہَ الْعَظِیمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیمِ أَنْ یَشْفِیَكَ یعنی میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں جو عظمت والا ہے اور بڑی عظمت والے عرش کا مالک ہے کہ وہ تجھ کو شفا عطا فرمائے...... (اگر ابھی اس کی موت کا وقت نہیں آیا ہے) تو

اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے صحت عطا فرمائے گا۔''

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيضٍ يَعُودُهٗ فَقَالَ لَهٗ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.) (صحیح بخاری:634/3)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کسی کی عیادت کو جاتے تو فرماتے: (لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ) خدا نے چاہا تو یہ اچھا ہو جائے گا (اور اس کے گناہ دھل گئے)۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهٖ فَمَسِسْتُهٗ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهٗ أَذًى إِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ.)

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ﷺ بہت تیز بخار میں تھے، میں نے عرض کیا: آپ کو بہت تیز بخار ہے، پھر میں نے عرض کیا: شاید اس کی وجہ سے آپ کو دوہرا اجر ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! کسی مسلمان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو یوں جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔'' (بخاری:624/3)

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتٰى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهٖ قَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.) (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث:653)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا آپ کے پاس کوئی مریض لایا جاتا تو فرماتے: اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور کر کے شفا دے کہ تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا شفا ہے، ایسی شفا جو مرض کو نہ چھوڑے۔''

موت

(عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.) (سنن ابی داود:1349/2)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب المرگ آدمی کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو۔''

(عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.) (سنن أبي داود:1348/2)

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کا آخری کلام "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ.)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے (اس لئے کہ) یا تو نیکوکار ہوگا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نیکی میں اضافہ کرے اور اگر بدکار ہے تو امید ہے کہ وہ توبہ کرلے۔'' (بخاری:651/3)

(عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِى سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ » إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ «. فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ » لَا تَدْعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلٰى مَا تَقُولُونَ «. ثُمَّ قَالَ » اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِى سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِى الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِى عَقِبِهِ فِى الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِى قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ) (مسلم: 2123/1)

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے تو ابوسلمہ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کو بند کر دیا، پھر فرمایا: جب

روح قبض کی جاتی ہے تو نگاہ بھی اس کے پیچھے جاتی ہے۔ ان کے گھر کے لوگوں نے رونا شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ پر خیر ہی کی دعا کیا کرو بے شک فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں۔ پھر فرمایا: اے اللہ! ابوسلمہ کو معاف فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور باقی لوگوں میں سے اس کا جانشین مقرر فرما۔ یارب العالمین! ہمیں اور اس کو بخش دے اور اس کی قبر میں اس کے لئے کشادگی فرما اور اس میں اس کے لئے روشنی فرما۔''

تغسیل و تکفین

(عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ.)

''حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم آپ ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تین یا پانچ مرتبہ، یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو، اگر تم ضرورت محسوس کرو، غسل پانی اور بیری کے پتوں سے دو، آخر میں کافور ڈالو، جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا، جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع بھجوا دی، آپ ﷺ نے اپنا تہبند اتار کر ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا: اسے جسم کے ساتھ لگا دو۔'' (صحیح بخاری: 1/1201)

(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ.) (مسلم: 1/2172)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یمن کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول کے بنے ہوئے اور روئی کے تھے، ان کپڑوں میں قمیص اور عمامہ نہ تھا۔''

(عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.)

''حضرت ابی مهلب سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید لباس زیب تن کیا کرو، یہ تمہارے ملبوسات میں بہترین لباس ہے اور اپنے مرنے والوں کو بھی اس میں کفن دیا کرو۔'' (سنن النسائی:3/1631)

جنازہ میں جلدی

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ لَعَلَّهُ قَالَ تُقَدِّمُونَهَا عَلَيْهِ وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.)

(مسلم:1/2179)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازہ کو جلد لے کر جاؤ، سو اگر وہ نیک اور صالح ہے تو وہ بھلائی ہے، پہنچاؤ اس کو اس کی طرف اور اگر وہ جنازہ اس کے علاوہ ہے، تو وہ برائی ہے، اس کو تم اپنی گردنوں سے اتار دو۔''

نماز جنازہ

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ، قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ.) (بخاری:1/ 1266)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جنازے کے اندر حاضر رہا، یہاں تک کہ اس پر نماز بھی پڑھی گئی، تو اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے، اور جو شخص جنازہ میں حاضر رہا حتی کہ اس کو دفن بھی کر دیا گیا تو اس کیلئے دو قیراط ہیں۔ دریافت کیا گیا: دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کی مانند۔''

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ «إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ.) (سنن ابی داود:2/1431)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

کہ جب تم کسی میت پر نماز (جنازہ) پڑھو تو اس کیلئے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔‘‘

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ.) (مسلم: 2192/1)

’’حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی مسلمان شخص ایسا نہیں جو مرتا ہے، پھر اس کے جنازہ پر ایسے چالیس آدمی جمع ہو جائیں (نماز پڑھ لیں) جو اللہ رب العزت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی سفارش اس جنازہ کے حق میں قبول کرتا ہے۔‘‘

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا. اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ.)

(مشکوٰۃ المصابیح: 160/2)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ پڑھاتے تھے تو فرماتے: اے اللہ! بخش ہمارے زندہ اور مردہ کو اور ہمارے حاضر اور غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو۔ اے اللہ! جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو ہم میں سے وفات دے تو اسے ایمان پر وفات دے۔‘‘

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ «اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ.)

(سنن ابی داود: 1453/2)

’’حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب میت کی تدفین سے فارغ ہو جاتے تو قبر پر کھڑے ہو جاتے اور فرماتے کہ اپنے بھائی کیلئے بخشش مانگو اور ثابت قدم رہنے کہ دعا کرو

کیونکہ اب اس سے باز پرس کی جائے گی۔"

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.) (سنن ابن ماجه:1/1550)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب میّت کو قبر میں داخل کرتے تو (اس موقع پر) کہتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ..."

صبر کا بدلہ

﴿اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝﴾ (البقرہ:156،157)

"یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کبھی کوئی مصیبت ان پر آن پڑتی ہے تو بول اٹھتے ہیں: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے مہربانیاں ہیں اور رحمت اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔"

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ.)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں کسی مومن بندے کی محبوب چیز اس دنیا سے اٹھا لیتا ہوں پھر وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے، تو اس کا بدلہ جنت ہی ہے۔" (بخاری: 3/1372)

(عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ---- فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَدُفِعَ الصَّبِيُّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنٍّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.) (بخاري:3/2276)

"حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے

تھے...... آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما بھی کھڑے ہوئے، (وہاں پہنچے) تو بچہ آپ کی گود میں دے دیا گیا، اس وقت اس کی سانس اکھڑ رہی تھی، جیسا پرانی مشک کا حال ہوتا ہے، آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے، سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مہربانی ہے جو اللہ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے اور اللہ صرف انہی بندوں پر مہربانی کرتا ہے جو دوسروں پر مہربانی کرتے ہیں۔''

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ شَغَلَهُمْ.) (سنن ابی داود:2/1364)

''حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کیلئے کھانا تیار کرو ان کو ایسی تکلیف دہ اطلاع ملی ہے جو ان کو کھانا پکانے سے مشغول رکھے گی۔''

قبر کیسی ہو؟

(أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْحَدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.) (مسلم:1/2233)

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت کی کہ میرے لئے بغلی لحد والی قبر بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں چننا جس طرح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا گیا۔''

(عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ.) (مسلم:1/2238)

''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ قبر کو پختہ کیا جائے اور اس پر بیٹھا جائے اور اس پر عمارت تعمیر کی جائے۔''

(عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دُفِنَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا , وَحَثَى عَلَى قَبْرِهِ بِيَدِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنَ التُّرَابِ

وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَ رَأْسِهِ.) (سنن الدار قطني: 1836)

''حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں اور ان کی قبر پر تشریف لائے اور سر کی جانب کھڑے کھڑے تین لپ مٹی ڈال دی۔''

میت پر سوگ

(عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.) (بخاري:3/317)

''حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کیلئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرے سوائے شوہر کے جس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔''

(عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا وَالدَّاعِيَةَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ.) (سنن ابن ماجہ، جلد اول، حدیث:1585)

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرہ نوچنے والی، گریبان چاک کرنے والی اور ہائے تباہی ہائے ہلاکت پکارنے والی پر لعنت فرمائی۔''

وراثت

﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ اٰبَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا

حَكِيمًا ○ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ○﴾

(النساء:۱۱۔۱۲)

''اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو حکم دیتا ہے کہ: مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ اور اگر (صرف) عورتیں ہی ہوں، دو یا دو سے زیادہ، تو مرنے والے نے جو کچھ چھوڑا ہو، انہیں اس کا دو تہائی حصہ ملے گا۔ اور اگر صرف ایک عورت ہو تو اسے (ترکے کا) آدھا حصہ ملے گا۔ اور مرنے والے کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا، بشرطیکہ مرنے والے کی کوئی اولاد ہو، اور اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں تہائی حصے کی حق دار ہے۔ ہاں اگر اس کے کئی بھائی ہوں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ دیا جائے گا (اور یہ ساری تقسیم) اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد ہوگی جو مرنے والے نے کی ہو، یا اگر اس کے ذمے کوئی قرض ہے تو اس کی ادائیگی کے بعد تمہیں اس بات کا ٹھیک ٹھیک علم نہیں ہے کہ تمہارے باپ بیٹوں میں سے کون فائدہ پہنچانے کے لحاظ سے تم سے زیادہ قریب ہے؟ یہ تو اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصے ہیں، یقین رکھو کہ اللہ علم کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک۔ اور تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ کر جائیں، اس کا آدھا حصہ تمہارا ہے، بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد (زندہ) نہ ہو۔ اور اگر ان کی کوئی اولاد ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو انہوں نے کی ہو، اور ان کے قرض کی ادائیگی کے بعد تمہیں ان کے ترکے کا چوتھائی حصہ ملے گا۔ اور تم جو کچھ چھوڑ کر جاؤ اس کا ایک چوتھائی ان (بیویوں) کا ہے، بشرطیکہ تمہاری کوئی اولاد (زندہ) نہ ہو۔ اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو تم نے کی ہو، اور تمہارے قرض کی ادائیگی کے

بعد ان کو تمہارے ترکے کا آٹھواں حصہ ملے گا۔ اور اگر وہ مرد یا عورت جس کی میراث تقسیم ہونی ہے، ایسا ہو کہ نہ اس کے والدین زندہ ہوں، نہ اولاد، اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن زندہ ہو تو ان میں سے ہر ایک چھٹے حصے کا حق دار ہے۔ اور اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو وہ سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے، (مگر) جو وصیت کی گئی ہو اس پر عمل کرنے کے بعد اور مرنے والے کے ذمے جو قرض ہو اس کی ادائیگی کے بعد، بشرطیکہ (وصیت یا قرض کے اقرار کرنے سے) اس نے کسی کو نقصان نہ پہنچایا ہو۔ یہ سب کچھ اللہ کا حکم ہے، اور اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا، بردبار ہے۔"

وارث کے لیے وصیت نہیں ہے

(عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.) (سنن ابی داود: 1103/2)

"حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دیا ہے لہذا وارث کے لئے وصیت کرنا درست نہیں۔"

مسلمان اور کافر کے درمیان وراثت

(عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ.) (بخاري: 1701/3)

"حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔"

دعوتِ فکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

پیارے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے، بحیثیت مسلمان اور خیر خواہی کے جذبے کے ساتھ ہم آپ سے مخاطب ہیں، ہم اپنی کمزوریوں، کوتاہیوں اور رسم و رواج کو ترجیح دینے کی وجہ سے قرآن وسنت کی تعلیمات کو نظر انداز کیے ہوئے ہیں، کفار کے منصوبے بھی ہماری قرآن وسنت سے بے اعتنائی کی وجہ سے فروغ پا رہے ہیں، ہم نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے دل و جان سے دنیا کمانے، سنوارنے اور معیارِ زندگی بڑھانے میں لگے ہوئے ہیں، جانتے بوجھتے شیطان کے دھوکے میں آکر عملی طور پر اسی زندگی کو اصل سمجھ بیٹھے ہیں، اور یہ بھول گئے ہیں کہ ہم نے مر کر آخرت میں جواب بھی دینا ہے، ہماری اولین ترجیح دنیا کی زندگی ہی بن کر رہ گئی ہے۔ آیئے! ہم سب مل کر یاددہانی کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کو کس طرح کی زندگی ہم سے مطلوب ہے، جس کی بنا پر ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں، اور آخرت کی کامیابی ہی اصل کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے، ہر چیز اسی کے حکم کی پابند ہے، ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو مکمل طور پر تسلیم کریں اور اس کی ذات وصفات اور اُلوہیت میں کسی کو شریک نہ کریں، صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں اور اسی سے مدد مانگیں اور ہر طرح کی امید اور خوف اللہ تعالیٰ سے ہی رکھیں۔ اور ہمیں چاہیے کہ دین و دنیا کے سبھی معاملات میں اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کو ہی اپنا رہبر و رہنما سمجھیں اور ان کی رسالت میں کسی کو شریک نہ کریں، کیونکہ کائنات میں ایسا کوئی شخص نہیں جس کی بات جناب رسول اللہ ﷺ کی بات کے مقابلے میں ذرہ برابر بھی حیثیت رکھتی ہو، اور اللہ تعالیٰ اور جناب رسول اللہ ﷺ سے ہمارا تعلق تمام دنیاوی تعلقات اور محبتوں سے بڑھ کر ہونا

چاہیے۔ ہمارا سر ایسا نہیں ہونا چاہیے جو اللہ کے بعد کسی اور کے آگے جھکے اور نہ ہمارا دل ایسا ہونا چاہیے جو آپ ﷺ کے بعد کسی اور کی تمنا کرے، ہمیں چاہیے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ہر چیز سے بڑھ کر محبت کریں، کیونکہ حدیث مبارکہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.)

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے ہاں اس کی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔'' (صحیح بخاری، حدیث: ۱۵)

ہمیں آپ ﷺ کی ذات اقدس کے مقام و مرتبے کے بارے میں بحث نہیں کرنی چاہیے، بلکہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ﷺ سب سے افضل و اعلیٰ ہیں یعنی:

بعد از خدا بزرگ توہی قصہ مختصر

ہمیں چاہیے کہ اصحاب رسول ﷺ اور اہل بیت کا از حد ادب و احترام کریں، کیونکہ یہ لوگ آپ ﷺ کے ساتھی اور جانثار تھے اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی مدد کی۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ ۝﴾ (آل عمران: ۱۹)

''بیشک (معتبر) دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔''

اسی طرح ایک جگہ پر فرمایا:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝﴾

(آل عمران: ۱۰۳)

''اور اللہ کی رسی کو سب ملکر مضبوطی سے تھامے رکھو، اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ نے تم پر جو انعام کیا ہے اسے یاد رکھو کہ ایک وقت تھا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، پھر اللہ نے تمہارے دلوں کو

جوڑ دیا اور تم اللہ کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے، اللہ نے تمہیں اس سے نجات عطا فرمائی۔ اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی نشانیاں کھول کھول کر واضح کرتا ہے، تاکہ تم راہ راست پر آجاؤ۔"

ہمیں چاہیے کہ دنیاوی رسم و رواج اور بدعات کے مقابلے میں کتاب اللہ اور آپ ﷺ کی سنت مبارکہ کو ترجیح دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو ہمارے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے اور حکم دیا کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے آگے مت بڑھو۔ اور فرمایا: جو رسول اللہ ﷺ تم کو دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ: اور سب کے سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔ قرآن ہی اللہ کی رسی ہے، قرآن و سنت ہی صراط مستقیم ہے اور قرآن و سنت ہی ہمارے لیے حرف آخر ہونا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اپنے آخری خطبہ حج کے موقع پر فرمایا کہ میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے اس وقت تک گمراہ نہیں ہو گے یعنی اللہ کی کتاب اور میری سنت (مؤطا امام مالک: 1620)۔ اور فرمایا کہ جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا (مشکوۃ المصابیح: 175)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ پس تم پر میرے اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کے طریقے کی پیروی لازم ہے۔ اس کے ساتھ چمٹ جاؤ اور اسے اپنے دانتوں سے مضبوطی سے پکڑے رہنا اور نئے نئے کاموں سے بچتے رہنا، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (سنن ابی داؤد: 4607)۔"

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے تمام اختلاف چاہے وہ دینی، دنیاوی، فقہی ہوں یا مسلکی، قرآن و سنت کی طرف لوٹائیں، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: پس اگر کسی چیز میں تمہارا تنازعہ ہو جائے تو تم اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹا دو (النساء: 59)۔ پھر جس بات کی تائید قرآن و سنت سے مل جائے وہ بات سچی ہے اور جس کی تائید قرآن و سنت سے نہ ہو وہ قابل عمل نہیں۔

مثال کے طور پر: مسلمانوں میں نماز پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں، ایک شخص ہاتھ سینے پر باندھتا ہے تو دوسرا ناف کے نیچے باندھتا ہے، ایک شخص امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتا ہے اور دوسرا نہیں پڑھتا، ایک شخص آمین زور سے کہتا ہے دوسرا آہستہ کہتا ہے، ان میں سے ہر شخص جس طریقے پر چل رہا ہے یہ سمجھ کر چل رہا ہے کہ یہ نبی ﷺ کا طریقہ ہے اور اس کے لیے وہ اپنی سند پیش کرتا ہے، اس لیے نماز کی صورتیں مختلف ہونے کے باوجود دونوں حضور ﷺ ہی کے پیرو ہیں، مگر جن ظالموں نے شریعت کے ان مسائل کو ہی پورا دین سمجھ رکھا ہے، انہوں نے محض انہی طریقوں کے اختلاف کو دین کا اختلاف سمجھ لیا، اپنی جماعتیں الگ کر لیں، اپنی مسجدیں الگ کر لیں، ایک نے دوسرے کو گالیاں دیں، مسجدوں سے مار مار کر نکال دیا، مقدمے بازیاں کیں اور رسول اللہ ﷺ کی امت کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، اس سے بھی لڑنے اور لڑانے والوں کے دل ٹھنڈے نہ ہوئے تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے کو کافر اور فاسق اور گمراہ کہنا شروع کر دیا، ایک شخص قرآن سے یا حدیث سے ایک بات اپنی سمجھ کے مطابق نکالتا ہے تو وہ اس کو کافی نہیں سمجھتا کہ جو کچھ اس نے سمجھا ہے اس پر عمل کرے بلکہ یہ بھی ضروری سمجھتا ہے کہ دوسروں سے بھی اپنی سمجھ تسلیم کرائے اور اگر وہ اسے تسلیم نہ کریں تو ان کو خدا کے دین سے خارج کر دے۔

آج وقت کا تقاضہ ہے کہ ہم وہابی، دیوبندی، بریلوی اور دیگر گروہ بندیاں ختم کر کے اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے تھام لیں، اور دین کے دشمنوں کے ساتھی اور حلیف بننے کی بجائے تعلیماتِ مصطفی ﷺ کے مطابق زندگی گزاریں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں (الحجرات:10)۔ اس آیت مبارکہ کے بعد ہمارے پاس ایک دوسرے سے دوری کا کوئی جواز نہیں ہے، مسلمان دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو اس کا ایمانی رشتہ ہم سے اس طرح جڑا ہوا ہے جیسے جسم کے ساتھ دیگر اعضا ہیں۔ قرآن میں مزید ارشاد ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی (انفال:46)۔ آج انہی فرقہ وارانہ اور

سیاسی جھگڑوں نے ہمارا رعب کافروں کے دلوں سے نکال دیا ہے اور ہم دشمن کے لیے ترنوالہ ثابت ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں 73 فرقے ہوں گے اور صرف ایک جنت میں داخل ہوگا۔ پوچھا گیا: وہ کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَا اَنَا عَلَیهِ وَاَصحَابِی یعنی جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں (ترمذی: 2641)۔ سب کے سب اصحاب نے قرآن وسنت پر عمل کیا اور اسی کو پروان چڑھایا۔ اگر ہم نجات چاہتے ہیں تو ہمیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کی پیروی کرنا ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے جو اللہ کی جتنی زیادہ عبادت کرتا ہے وہ اتنا ہی اللہ کے قریب ہوجاتا ہے، کوئی کام چاہے کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو، لیکن اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوتا جب تک اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی مہر نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز شامل کی جو ہماری طرف سے نہ تھی وہ مردود اور نا قابل قبول ہے (بخاری: 2697)۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، دیگر عبادات اور روزمرہ اُمور کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے کے مطابق انجام دیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس طرح بیان کیا ہے:

﴿قُلۡ هُوَ الۡقَادِرُ عَلٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَ عَلَيۡكُمۡ عَذَابًا مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ اَوۡ مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِكُمۡ اَوۡ يَلۡبِسَكُمۡ شِيَـعًا وَّيُذِيۡقَ بَعۡضَكُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ‌ ؕ اُنۡظُرۡ كَيۡفَ نُصَرِّفُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَفۡقَهُوۡنَ ۝﴾ (الانعام:۶۵)

”کہو کہ: وہ اس بات پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے (نکال دے) یا تمہیں مختلف ٹولیوں میں بانٹ کر ایک دوسرے سے بھڑا دے، اور ایک دوسرے کی طاقت کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو! ہم کس طرح مختلف طریقوں سے اپنی نشانیاں واضح کر رہے ہیں تاکہ یہ کچھ سمجھ سے کام لے لیں۔“

قرآن مجید کی نظر میں فرقہ پرستی فرعون کی ایجاد ہے، فرعون عوام میں تفرقہ بازی اور گروہ بندی کا

بڑا ماہر تھا اور اپنی جھوٹی خدائی کو بچانے کے لیے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہوئے عوام کو ٹولیوں میں بانٹ کر رکھتا تھا۔ قرآن بتاتا ہے: ''فرعون نے زمین میں سرکشی کی اور اس کے باشندوں کو گروہوں میں تقسیم کر دیا۔'' (القصص:۴)

حکم یہ ہے کہ جو شخص قرآن و حدیث کے مطابق نماز پڑھ رہا ہے اس کی اقتدا میں نماز ادا کرو اور اپنا اتحاد برقرار رکھو۔ ممکن ہے پڑھانے والے کی نماز قبول نہ ہو اور تمہاری ہو جائے یا پڑھانے والے کی تو قبول ہو جائے اور تمہاری نہ ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو ظالم لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے۔ مقصد صرف یہ تھا کہ امت کا اتحاد پارہ پارہ نہ ہو۔

جب امام مظلوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ باغیوں کے نرغے میں محصور تھے اور یہی باغی نمازوں کی امامت کراتے تھے تو امام مظلوم نے مسلمانوں کو ان کی اقتدا میں نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی اور عام ضابطہ یہ بتا دیا کہ:

''فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ.''

''یعنی جب وہ لوگ کوئی نیک کام کریں اس میں ان کے ساتھ تعاون کرو اور اگر وہ کوئی برا اور غلط کام کریں تو ان سے اجتناب کرو۔'' (بخاری:695)

ائمہ مجتہدین میں سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ کا مسلک تو یہ ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کسی مسئلہ میں رائے کا اختلاف ہو تو بعد کے فقہاء کو چاہیے کہ دلائل میں غور کر کے جس کا قول سنت سے زیادہ قریب سمجھیں اس کو اختیار کریں اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک تو اس کی بھی ضرورت نہیں، ان کے نزدیک دونوں طرف جب صحابہ رضی اللہ عنہم ہوں تو جس کا قول چاہیں اختیار کر سکتے ہیں۔

اسلام اور قرآن کا نام لینے والے مسلمان آج سارے جرائم اور بداخلاقیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، ہمارے بازار جھوٹ، فریب، سود اور قمار سے بھرے ہوئے ہیں، ہمارے سرکاری محکمے رشوت، ظلم و جور، کام چوری، بے رحمی اور سخت دلی کی تربیت گاہیں بنے ہوئے ہیں اور ان کے کارفرما بھی کوئی

غیر مسلم نہیں، محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام نہاد غلام ہیں، ہمارے عوام کی اکثریت جاہل، دین کے فرائض سے نابلد، بدعات اور مشرکانہ رسوم کی دلدادہ ہے۔

ان حالات میں کیا ہماری یہ ذمہ داری نہیں کہ ہم غور وفکر سے کام لیں اور سوچیں کہ اگر محشر میں آپ ﷺ نے ہم سے سوال کر لیا کہ جب میری امت بدحال تھی، میرے دین اور شریعت پر اس طرح حملے ہو رہے تھے تو تم وراثت نبی ﷺ کے دعویدار کہاں تھے؟ تو کیا ہمارا یہ جواب کافی ہوگا کہ ہم نے رفع یدین کے مسئلہ پر کتاب لکھی تھی یا اجتہادی مسائل پر بڑی دلچسپ تقاریر کی تھیں یا اپنے زور قلم اور فقرہ بازی سے دوسرے علماء فضلاء کو خوب ذلیل کیا تھا۔

ہماری دینی جماعتیں جو تعلیم دین، دعوت وتبلیغ اور اصلاح معاشرہ کے لیے اپنی اپنی جگہ خدمات سرانجام دے رہی ہیں ان میں بہت سے علماء، صلحاء اور مخلصین کام کر رہے ہیں، اگر یہی متحد ہو کر تقسیم کار کے ذریعہ دین میں پیدا ہونے والے تمام رخنوں کے انسداد کی فکر اور امکانی حد تک باہم تعاون کرنے لگیں اور اقامت دین کے مشترک مقصد کی خاطر ہر جماعت دوسری جماعت کو اپنا دست و بازو سمجھے اور دوسروں کے کام کی ایسی ہی قدر کریں جیسی اپنے کام کی کرتے ہیں تو یہ مختلف جماعتیں اپنے اپنے نظام میں الگ رہتے ہوئے بھی اسلام کی ایک عظیم الشان طاقت بن سکتی ہیں۔

اس تفرقہ کے اسباب پر جب غور کیا جاتا ہے تو اس کا سبب اللہ اور آخرت سے غفلت، قرآن و سنت سے دوری، دوسری قوموں کی طرح مال و دولت اور عزت وجاہ کی ہوس میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش اور دینی و مذہبی نظریات کا تصادم ہمیں پارہ پارہ کر رہا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

(أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا.) (ابوداود، حدیث:4800)

''میں ضامن ہوں اس شخص کو وسط جنت میں مکان دلانے کا جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا۔''

پیارے بھائیو! ہماری ساری خرابیوں کی بنیاد قرآن وسنت کو چھوڑنا اور آپس میں لڑنا ہے اور یہ

آپس کی لڑائی بھی در حقیقت قرآنی تعلیمات سے ناواقفیت یا غفلت ہی کا نتیجہ ہے مگر گروہی تعصّبات نے یہ حقائق نظروں سے اوجھل کر رکھے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں اپنی بندگی اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور غلامی میں جینے، مرنے اور اُمت کو جوڑنے کی توفیق عطا فرمائے اور روزِ محشر میں اللہ اور رسول ﷺ سے جب ملاقات ہو تو وہ ہم سے راضی ہوں۔ آمین۔

فکرِ اقبالؒ بھی ہمیں یہ کہہ رہی ہے کہ:

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی ﷺ دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی، اللہ بھی ، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

والسلام

خادم: المصطفیٰ مرکز

المصطفیٰ ﷺ مرکز کی دیگر مطبوعات

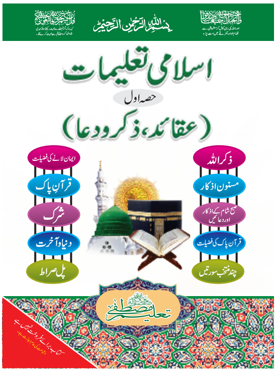

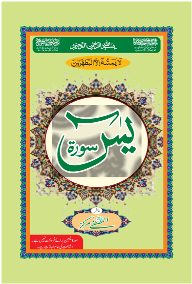

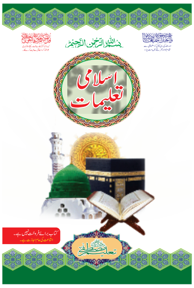

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے
تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو

مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ

جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں
لگا رہے گا اللہ اسکی حاجت پوری کرے گا

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری
پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

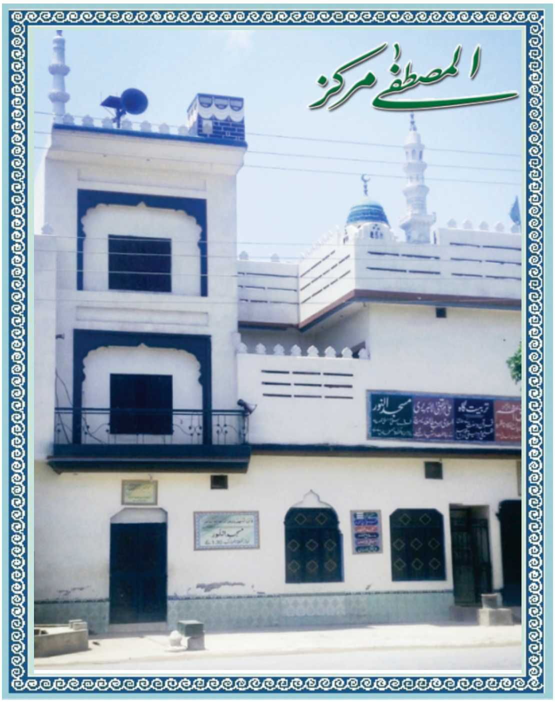

المصطفیٰ مرکز

قرآن وسنت کی دعوت و بالادستی

فرقہ پرستی و مسلکی تعصّبات سے بالا

اتحاد و فلاحِ امتِ مسلمہ

قرآن مجید و تعلیمِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کُتب فی سبیل اللہ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں

تعلیمِ مُصطفےٰ ﷺ کُتب ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے موبائل سے QR کوڈ سکین کریں

کیانی سٹریٹ، نیومل شرقی، بحریہ انکلیو روڈ اسلام آباد

چک شاہ پور، 2 کلومیٹر ہرن مینار موٹر وے انٹرچینج، حافظ آباد روڈ، شیخوپورہ

+92 300-5115922

almustafa markaz

almustafamarkz@gmail.com